REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۲ — شمارہ ۱۹

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN — 143516

۲۸ رجب ۱۴۰۳ھ ۔ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۔ ۱۲ مئی ۱۹۸۳ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں مورخہ ۳ مئی کو ربوہ سے قادیان پہنچنے والے ایک دوست کی زبانی موصول ہونے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ۔۔ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور یہ کہ حضور پُر نور مہمّاتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروفِ عمل ہیں ۔ الحمد للہ"۔ احباب اپنے جان و دل سے محبوب اور عزیز آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر اور عظیم مقاصد میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ۔

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں ۔

● ۔۔ محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ، جماعتہائے احمدیہ آندھرا کے تبلیغی و تربیتی دورہ کے بعد مورخہ ۲/۵/۸۳ کو واپس بخیریت قادیان تشریف لے آئے ۔ جبکہ محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال آمد و تعمیرات و تعلیم مورخہ ۶/۵/۸۳ کو اپنے عزیزوں سے ملاقات کی غرض سے بیرونِ ملک تشریف لے گئے ۔

سالانہ زرِ اشتراک میں اضافہ

رواں مالی سال کے دوران جہاں اخباری کاغذ کی قیمت، اخراجاتِ ڈاک اور ذرائعِ نقل و حمل کے کرایوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے وہاں کتابت وغیرہ کی اُجرتیں بھی بڑھی ہیں ۔ اس کے ساتھ یکم جنوری ۱۹۸۳ء سے مرکزی کارکنانِ سلسلہ کی تنخواہوں میں بوجہ تجدید گریڈ ہونے والے اضافہ کے باعث بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو بڑے بھاری بوجھ کا متحمل ہونا پڑا ہے ۔ ان تمام ناگزیر وجوہ کی بنا پر صدر انجمن احمدیہ نے یکم مئی ۱۹۸۳ء سے بدر کے سالانہ زرِ اشتراک میں بتفصیلِ ذیل اضافہ فرمایا ہے:

پوسٹل زون	موجودہ چندہ	آئندہ چندہ
۱۔ بھارت اور بنگلہ دیش	۲۶/-	۳۰/-
۲۔ کینیڈا۔ امریکہ۔ فجی اور سپین بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۴۰/-	۲۵۰/-
۳۔ افریقہ۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ اسرائیل اور ماریشس بذریعہ ہوائی ڈاک	۲۰۰/-	۲۱۰/-
۴۔ برما۔ انڈونیشیا۔ ملائیشیا اور سنگاپور بذریعہ ہوائی ڈاک	۱۵۰/-	۱۶۰/-
۵۔ ممالک بیرون بذریعہ بحری ڈاک	۷۵/-	۸۰/-

اسی طرح اشتہارات کی اُجرتوں میں بھی کسی قدر اضافہ کیا گیا ہے ۔ اُمید ہے خریداران اور معاونینِ بدر اس برائے نام اضافہ کو انشراحِ صدر کے ساتھ قبول کر کے آئندہ نئی شرح کے مطابق رقوم ارسال کریں گے ۔ جزاکم اللہ ۔

(مینیجر ہفت روزہ بدر قادیان)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں کی ادائیگی سے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احبابِ جماعت کے نام

اس وقت تک وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے!

اپنی سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ ادا کریں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو النـــــاصر

میرے عزیز بھائیو اور بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔

یکم مارچ ۱۹۸۳ء سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ اپنے دسویں مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے ۔ نویں سال کے آخر تک وعدہ جات کا ۹/۱۵ یعنی ۶۰ فیصد ادا ہو جانا چاہیئے تھا ۔ لیکن دفتر کی طرف سے جو اعداد و شمار ملے ہیں اس کے مطابق ابھی تک وصولی ۳۵ فیصد ہوئی ہے جو انتہائی قابلِ فکر ہے ۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے قیام کا مقصد غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز کرنا اور بنی نوعِ انسان کو اُمّتِ واحدہ بنا کر توحید کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے جس کی ذمّہ داری ہمارے کمزور کندھوں پر ڈالی گئی ہے ۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں ہر قسم کی مالی، جانی اور جذباتی قربانیاں دینی ہوں گی ۔ جو اخراجات درپیش ہیں وہ اس نوعیت کے ہیں کہ وعدوں کی پوری وصولی کو آخری سال یعنی ۱۹۸۹ء تک مؤخر نہیں کیا جا سکتا ۔ اگر تاخیر ہو جائے تو خطرہ ہے کہ بعض بنیادی اہم ضرورت کے کام تشنۂ تکمیل رہ جائیں گے ۔ لیکن اس وقت وصولی کی جو شکل سامنے آئی ہے وہ انتہائی فکر انگیز ہے ۔

میں عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو تحریک کرتا ہوں کہ اس ضمن میں اپنی ذمّہ داریوں کا احساس کریں، سابقہ کوتاہیوں کو دور کریں اور کوشش کریں کہ ۲۹ فروری ۱۹۸۴ء تک اپنے بقایا وعدہ کا کم از کم ۱/۴ حصّہ ادا کر دیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو ۔ آمین اللھم آمین ۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان احمد ساڑی مارٹ ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

اسلام اور صنفِ نازک (۲)

گزشتہ شمارہ میں ہم نے شری دیجے کمار کے قسط وار مضمون بعنوان "بس رہا ایک ناری سنسار" کا صرف ایک پہلو سے جائزہ لیتے ہوئے بامرِ مجبوری و بادلِ ناخواستہ "مشتے نمونہ از خروارے" کے مصداق چند تلخ و ناگوار حقائق کی نشاندہی کی تھی۔ بتانا صرف یہ مقصود تھا کہ بقول مضمون نگار اگر انسانی معاشرہ میں رُونما ہونے والے اس قسم کے ناخوشگوار واقعات کسی خاص مذہبی قانون پر کاربند ہونے کا نتیجہ ہیں تو پھر خود ہمارے اپنے سماج میں آئے دن وقوع پذیر ہونے والے ایسے ہی بے شمار افسوسناک حادثات کون سے مذہب کی دین ہیں ۔۔۔؟

حقیقت یہ ہے کہ بنیادی اعتبار سے دُنیا کے ہر مذہب نے اخلاق، شرافت اور انسانیت ہی کا درس دیا ہے۔ اور کسی نے بھی اس قسم کی غیر شریفانہ اور غیر انسانی حرکات کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ خصوصاً اسلام جو دینِ فطرت ہے اس کا تو مطمحِ نظر ہی دنیا میں ایک صالح اور پاکیزہ رُوحانی معاشرہ قائم کرنا ہے۔ پھر کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ جو مذہب بطورِ خاص تمام دُنیا میں اخلاق و رُوحانیت کی اعلیٰ قدروں کو اُجاگر کرنے کا دعویدار ہو اُس کے اپنے بنیادی اُصول ہی معاشرہ میں ہمہ اقسام اخلاقی برائیوں کو فروغ دینے کا وسیلہ بن جائیں ۔۔۔!؟

مذہبی لٹریچر کا عمیق اور غیر جانبدارانہ تقابلی مطالعہ کرنے کے بعد کوئی بھی انصاف پسند قاری اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ قبل از اسلام دُنیا کے کسی بھی انسانی معاشرہ میں عورت کے جُداگانہ حقوق کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا۔ وہ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی ہوتے ہوئے بھی انسانی شرف و احترام اور جائز بنیادی حقوق سے یکسر محروم تھی۔ حتیٰ کہ مذہبی دُنیا میں بھی اس کا احترام کُلیتًہ مفقود تھا۔

مذاہب عالم کی تاریخ میں سب سے پہلا اور آخری مذہب اسلام ہی ہے جس نے عورت کو قعرِ مذلّت سے نکالا۔ اور اُسے معاشرہ میں معزز مقام عطا کیا۔ چنانچہ قرآن مجید نے اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی (الحجرات) فرما کر جہاں عورت کو اس کا واجبی اور حقیقی احترام دیا وہاں ارشادِ ربانی وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (البقرہ) کے ذریعہ اُسے اپنے منصب و مقام کے اعتبار سے دینی، ثقافتی اور تمدنی اُمور میں مرد کے مساوی حقوق عطا کئے۔ چنانچہ تمام مذاہب عالم کے بالمقابل یہ امتیاز صرف اور صرف اسلام ہی کو حاصل ہے :-

● جس کی اُصولی تعلیم لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ کی رُو سے مسلمان عورت وراثت میں اپنے باپ خاوند اور بیٹے کے ترکہ کی شرعی حقدار ہے۔ ● اُسے جہاں اپنی ذاتی ملکیت میں تصرف کا کلی اختیار دیا گیا ہے وہاں مرد کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی مرضی اور اجازت کے بغیر اس کے مال میں کسی قسم کا تصرف نہیں کر سکتا۔ ● قرآن مجید میں بیان فرمودہ متعدد احکامات کی روشنی میں مرد کی طرح عورت بھی رُوحانیت کے اعلیٰ مدارج طے کر کے مقرب بارگاہِ الٰہی ہو سکتی ہے۔ ● ارشادِ نبوی طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ (ابن ماجہ) کی رُو سے عقل و فراست اور علم و فضل کے میدان میں حصولِ ترقی کے لئے عورت کو مرد کے مساوی حقوق بخشے گئے ہیں۔ ● شادی بیاہ کے موقعہ پر جہاں ہندو دھرم میں کنیا دان یعنی لڑکی کو خیرات میں دینے کی انتہائی قبیح رسم کے ذریعہ عورت کو اس کے انسانی شرف و بزرگی سے نیچے گرانے کی کوشش کی گئی ہے وہاں اسلام نے عقدِ نکاح کو مرد و عورت کے درمیان ایک مقدس عہد قرار دیا ہے۔ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے "اَلنِّکَاحُ سُنَّتِیْ" فرما کر میاں بیوی کے باہمی تعلقات کو جو تقدس اور احترام عطا فرمایا ہے وہ کسی تعارف اور تشریح کا محتاج نہیں۔ ● دینِ اسلام مرد کی طرح عورت کو بھی ذاتی پسند، خواہش اور مرضی کے مطابق اپنا شریکِ زندگی منتخب کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ ● اسلام جہیز کی لعنت کا قلع قمع کر کے اس کے برعکس عورت کو مہر کا حق عطا کرتا ہے اور مسلمان مردوں کو تاکید فرماتا ہے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِھِنَّ نِحْلَۃً (النساء) عورتوں کو اُن کا حقِ مہر خوشی سے ادا کیا کرو۔ ● اسلام نے غیر مذاہب کی طرح ودھوا (یعنی بیوہ عورت) کو منحوس تصور کر کے اس پر عرصۂ حیات تنگ نہیں کیا۔ بلکہ مرد کی طرح عورت کو بھی اپنے پہلے شوہر کی وفات کے بعد دوسری شادی کرنے کی کُھلی اجازت دی ہے۔ اور "وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی" کا ارشاد صادر فرما کر تمام مسلمانوں کو اس کارِ خیر کی انجام دہی کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔

● اسلام نے جہاں اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ (ابوداؤد) کا اُصولی اور تاکیدی ارشاد صادر فرما کر معمولی معمولی رنجشوں کی بناء پر میاں بیوی کی مستقل علیحدگی کے رجحان کو ختم کیا ہے وہاں بحالت مجبوری کی حالت میں بادلِ ناخواستہ اس کی اجازت بھی دی ہے تاہم اس سلسلہ میں بھی اسلام نے مرد و عورت کے مساوی حقوق کو نظر انداز نہیں کیا، بلکہ جس طرح مرد کو طلاق کا اختیار دیا

(باقی صـ۲ پر)

بیادِ حضرت مولانا محمد دین صاحب مرحوم و مغفور

قلبِ ہر مومن ہے کس کی یاد میں یوں بے قرار — صبر کا دامان یکسر ہو گیا ہے تار تار
کس لئے مغموم و محزون احمدی دنیا ہوئی — فرطِ غم سے سب کی آنکھیں ہو گئی ہیں اشکبار
حضرت محمد دین صاحب، صدر، صدرِ انجمن — سُوئے جنت چل دیئے از اذنِ ربِّ کردگار
مالکِ بختِ رسا، قدسی صفت، فرخندہ فال — بستۂ دامانِ احمدؑ از سرِ آغازِ کار
حق تعالیٰ نے عطا کی تھی انہیں عمرِ طویل — جو بنائے استقامت پر رہی تھی استوار
خدمتِ دیں کے لئے تھی وقف اُن کی زندگی — تا دمِ آخر نبھایا خوب اِسے وہ ذی وقار

آنے والوں کے لئے اس میں نہاں درسِ وفا
حق تعالیٰ کی رضا جوئی کی تھی آئینہ دار

اُن کا مسلک تھا وفا کیشی و وفاداری مدام — تھے اطاعت کی صفت سے متصف وہ نامدار
صحبتِ مہدیٔ دوراں سے ہوئے تھے فیضیاب — قابلِ صد رشک ہے اُن کی حیاتِ مستعار
شہرِ علی گڑھ کی درسگاہ میں کیا تحصیلِ علم — تھے وہ اس میدان کے اِک شہسوارِ ہوشیار
انتظامی قابلیت کے بھی جوہر اُن میں تھے — چشمِ دُنیا نے جنہیں دیکھا درخشاں آشکار
تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تھے سر دبیر — قادیاں کے قصبے میں وہ نیک سیرت خوش شعار
درس اور تدریس کے فن میں مہارت اُن کو تھی — تھے شفیق و مہرباں ہر دلعزیز آموزگار
دین کی تبلیغ کی خاطر "نئی دُنیا" گئے — اس مہم میں وہ رہے تھے کامیاب و کامگار
ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کے تھے مُدیر — تھی روانیٔ قلم ایسی کہ تیغِ آبدار
حملۂ پیہم سے باطل کی اُڑائیں دھجیاں — کُفر و شِرک و دجل کا دامن کیا تھا تار تار
مستفید اُن کے مضامیں سے ہیں اب بھی اہلِ علم — علم کے پیاسوں کو ہر مضموں ہے نہرِ خوشگوار
مدتوں تک مختلف شعبوں کے وہ افسر رہے — اِس علوِ شان پر اُن کو نہ تھا کچھ افتخار
ماتحتوں سے کیا کرتے تھے وہ حُسنِ سلوک — ہر طریقِ مہر و لطف اُن کا رہا سب کاروبار
تقویٰ کی باریک راہوں پر رہے تھے گامزن — تھے مجسم سادگی اور طبع کے تھے خاکسار
وہ دُعاؤں میں شغف رکھتے تھے مردِ باخدا — پیشِ حق گریاں رہے شام و سحر لیل و نہار

حق کی خوشنودی رہا تھا اُن کا مقصودِ حیات
جیتے جی حاصل کیا اس کو زِ فضلِ کردگار

اپنی آنکھوں سے تھا دیکھا احمدیت کا عُروج — بیج سے پودا بنا، پودے سے نخلِ پُر بہار
تھی خلافت کی اطاعت اُن کی نازِ زندگی — ہے اسی نکتے پہ اُن کی کامرانی کا مدار
خُوبیاں لکھنے کو اُن کی ایک دفتر چاہیئے — حق تو یہ ہے بے لوث تھے وہ دین کے خدمت گزار

"کاروبارِ صادقاں ہرگز نہ ماند ناتمام"
خوب ہے یہ قولِ مہدیؑ و مسیحؑ نامدار

احمدیت کا محافظ ہے خداوندِ یگاں!! — خود کھڑا کرتا رہے گا ایسے انساں بے شمار
دین کے کاموں میں وہ ہر آں رہیں گے منہمک — اور تعلق ہو گا اُن کا بس خُدا سے استوار
کُل جماعت اور خلافت لازم و ملزوم ہیں! — ہے خلافت ہی جماعت کی حفاظت کا حصار
زلزلے، طوفان، یلغارِ جنودِ کج روال — کم نہیں کر سکتے ہیں ہرگز خلافت کا وقار
ہے خلافت باعثِ تمکینِ دینِ مصطفٰیؐ — ملتِ احمدؑ کی عظمت کا اسی پر انحصار

روزِ محشر تک رہے تابان خلافت کا چراغ
اس کا حافظ حیّ و قیّوم و قوی پروردگار

ہے دُعا اے قادرِ مطلق خدائے کُن فکاں — کھینچیو اُن کے بلند درجات تا روزِ شمار
رُوح کو اُن کی ہو حاصل قُربِ تیرا اے خُدا — زیرِ ظلِّ رحمتِ عالم شہِ عالی تبار

عاجزِ ناکارہ پر بھی اِک نگاہِ لُطف ہو
اپنی ساری لغزشوں پر ہے خجل اور شرمسار

مغموم و محزون :- سید ادریس احمد عاجز کرمانی۔ ربوہ ڈسٹرکٹ جھنگ۔ (لاہور)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل اور احسان ہے کہ جتنی فکریں پیدا کرتا ہے اتنا ہی اُن کے دُور کرنے کے سامان کرتا رہتا ہے

ہماری ساری جدّوجہد کا ماحصل اپنے ربّ کی رضا ہے ہم دن بدن اپنے پیارے محبوب کے قریب تر ہوتے جارہے ہیں!

فکر کے نتیجہ میں تعلق باللہ بڑھتا ہے اس طرح ہر فکر جو پیدا ہوتا ہے وہ الٰہی جماعتوں کے لئے اللہ کا احسان بن جاتا ہے۔!!

فرمودہ:۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۷ ر فتح ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۷ ر دسمبر ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

نوٹ:۔ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس خطبہ کو شائع کروا رہا ہے!

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"جوں جوں وہ جلسہ قریب آتا جارہا ہے جس کی تقریباً سارا سال ہی احمدیوں کو انتظار رہتی ہے اور جس کے لئے منتظمین بھی سارا سال فکر کرتے رہتے ہیں ذمہ داریوں کا احساس بھی بڑھتا جارہا ہے۔

کچھ کام تو ایسے ہیں جو جلسہ کے قریب آکر ایسی وسعت اختیار کر جاتے ہیں کہ

جماعت کا ایک خاطر خواہ طبقہ

ان کاموں میں نظام جماعت کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ وہ کام کھل کر کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتے ہیں اور ایک وسیع طبقے کو ان میں حصہ لینے کی توفیق ملتی ہے۔ لیکن کچھ کام ایسے ہیں جو خاموشی کے ساتھ جلسہ سالانہ کے معاً بعد شروع ہو جاتے ہیں۔ اور سال بھر جاری رہتے ہیں۔ ربوہ میں ہی نہیں بلکہ باہر بھی۔ چنانچہ کئی احمدی انجینئر سارا سال اپنا وقت اس چیز پر خرچ کرتے رہے کہ لنگر کے روٹی پکانے کے نظام کو پہلے سے بہتر کیا جائے۔ دُنیا میں دُوسرے انجینئر بھی ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا کی خاطر اپنے بچے ہوئے وقت کو اس طرح مسلسل محنت کے ساتھ اور خاموشی سے خرچ کر رہے ہوں۔ پس ایسے

خاموش رضا کار

بھی ہیں جو شروع سال سے ہی جلسے کی تیاری بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور اس کا انتظام کرنے میں حتی الوسع ہاتھ بٹانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

اب جبکہ جلسہ قریب آچکا ہے یہ مختلف انتظامات قریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ گئے ہیں۔ اس کے باوجود چونکہ مہمانوں کی آمد کا کوئی صحیح اندازہ کرنا ممکن نہیں ہوتا اور بسا اوقات توقع سے بڑھ کر مہمان حاضر ہو جاتے ہیں، اس لئے ایک فکر بھی لاحق ہوتی ہے۔ اور پھر دُعا کی طرف زیادہ توجہ مبذول ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کس قسم کی مشکلات درپیش ہوں گی۔ کس قسم کے وسیع انتظامات کا سامنا کرنا پڑے گا پس جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو، یہ ساری کی ساری تیاریاں دھری کی دھری رہ سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انتظام کتنے بھی مکمل کیوں نہ ہوں، اندازے بھی درست ہوں، آنے والوں کے متعلق انسانی پیشگوئیاں بھی صحیح ثابت ہوں اور ان اندازوں سے زیادہ کا اندازہ لگا کر بھی انتظام مکمل کر لئے جائیں، جب تک

اللہ تعالیٰ کا فضل

شاملِ حال نہ ہو کوئی انتظام بھی احسن رنگ میں نہیں چل سکتا۔

ہم نے لنگر خانوں میں کام کیا ہے۔ ہمیں تجربہ ہے کہ بعض دفعہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ سارا انتظام دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔ اور کچھ پیش نہیں چلتی۔ کبھی بارش آجاتی ہے۔ کبھی اچانک وہ مزدور جن کو ہم کام کے لئے باہر سے بلاتے ہیں آپس میں لڑنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ لڑائی ایسی شدت اختیار کر جاتی ہے کہ سارا انتظام ایک طرف پڑا رہ جاتا ہے۔ اور جتنی روٹی پکنی چاہیئے بعض دفعہ اس سے آدھی بھی نہیں پک سکتی۔ تو مستقبل میں تو قسم کے ایسے اندھیرے ہیں جن پر انسان کا کوئی بس نہیں۔

اس لئے جوں جوں جلسہ قریب آرہا ہے احبابِ جماعت کو بڑے اخلاص کے ساتھ اور گریہ و زاری اور عاجزی کے ساتھ

دُعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسے کو کامیاب و کامران فرمائے۔ آنے والوں کے لئے بھی مشکلات ہیں۔ پھر واپس لوٹنے والوں کے لئے بھی مشکلات ہیں۔ دُور دُور سے ہمارے مہمان یہاں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ بیرونی ملکوں سے وفود پہنچ رہے ہیں۔ اور ابھی تو وہ سب یا اُن کی اکثریت قادیان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے گئی ہوئی ہے لیکن وہ بھی بہت جلد یہاں آنے والے ہیں۔ اس لئے بہت سی ذمہ داریاں ہیں جن کو اہلِ ربوہ نے بہرحال ادا کرنا ہے۔ اور دُعا کی مدد کے بغیر احسن رنگ میں ان کو ادا نہیں کیا جا سکتا۔

اسی انتظام کے سلسلے میں سوچتے ہوئے مجھے یہ خیال آیا کہ

'صد سالہ جوبلی' کا جلسہ

جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ وسیع ہوگا اور بہت زیادہ وسیع تر انتظام کے تقاضے لے کر آئے گا، اس کی ذمہ داریوں کو ہم کس طرح ادا کریں گے۔ بیشمار ایسے کام پڑے ہوئے ہیں جن کا ابھی تک ہم نے آغاز بھی نہیں کیا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اُن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کئی سالوں کی مدت درکار ہے۔ پھر یہ فکر بھی لاحق ہوتی کہ وہ روپیہ کہاں سے آئے گا جس کی ضرورت ابھی پیش آگئی ہے۔ اور بعض دوست سمجھ رہے ہیں کہ آہستہ آہستہ آخر میں ادا کر دیں گے اسی لئے میں نے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ (فرمودہ ۳ ر دسمبر ۱۹۸۲ء ناقل) میں اس چندہ کی ادائیگی کی تحریک بھی کی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور اس کی غیر معمولی رحمت اور فضل و کرم ہے کہ جتنی فکریں پیدا کرتا ہے اتنا ہی ان فکروں کے دُور کرنے کے سامان بھی مہیا فرماتا رہتا ہے اور فکر کے نتیجے میں تکلیف نہیں آتی بلکہ تعلق باللہ بڑھتا ہے۔ الٰہی جماعتوں کے ساتھ یہ ایک ایسا نظام جاری ہے جس پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر فکر اللہ کا احسان بن جاتا ہے۔

چنانچہ گزشتہ مرتبہ جب میں نے صد سالہ جوبلی کے چندے کی طرف توجہ دلائی تو ابھی وہ خطبہ تمام دُنیا کی جماعتوں میں پوری طرح شائع بھی نہیں ہوا کہ بعض دُور دُور کی جماعتوں سے بھی مثلاً یوگنڈا اور اسی قسم کے اور کئی ممالک کی جماعتوں سے بڑی کثرت کے ساتھ یہ اطلاعیں آرہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے غیر معمولی توجہ شروع کر دی ہے۔ نہ صرف 'صد سالہ جوبلی' کے چندے کی ادائیگی کی طرف بڑے انہماک کے ساتھ

متوجہ ہو رہے ہیں بلکہ

تحریکِ جدید کا چندہ

بھی بعض صورتوں میں کئی گنا بڑھا دیا ہے۔ پاکستان کی جماعتوں سے بھی جو خبریں موصول ہو رہی ہیں وہ بھی عموماً خوشکن ہیں۔ ایک بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے اور تمام کارکن کیڑیوں کی طرح دن رات کام کر رہے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں کہ گزشتہ کوتاہی کی پاداش ہو اور تلافیٔ مافات ہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان خوشکن خبروں کے ذریعے تسلی بھی دیتا ہے۔

انفرادی طور پر بھی جو خطوط موصول ہوتے ہیں اُن میں بھی بعض ایسی پیاری اور درخشندہ مثالیں سامنے آتی ہیں کہ دِل خُدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے کہ اُس نے خود اپنے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ کو ایسے عظیم الشان فِدائی عطا فرمائے ہیں۔ چنانچہ کل رات ہی میں نے لاہور کی

ایک احمدی خاتون کا خط

پڑھا جس میں انہوں نے لکھا کہ میں ایک عام غریب سی عورت ہوں۔ لیکن بہر حال میں نے اپنے شوق کے مطابق 'صد سالہ جوبلی' کا چندہ لکھوایا۔ بعد میں کچھ ایسے حالات پیش آتے رہے کہ میں اپنا چندہ وقت کے مطابق سال بسال ادا نہ کر سکی۔ یہاں تک کہ وہ ذمہ داری کا ایک پہاڑ بن کر سامنے آ کھڑا ہُوا۔ انہوں نے لکھا کہ جتنا بھی چندہ تھا، مجھے محسوس ہُوا کہ یہ بوجھ میری توفیق اور طاقت سے آگے نکل گیا ہے۔ جب آپ نے توجہ دلائی تو کئی دن تو میں نے بڑے ہی کرب میں گزارے۔ خُدا کے حضور روئی، گریہ وزاری کی کہ تُو نے ہی اپنے فضل سے وعدے کی توفیق بخشی تھی، اب تُو ہی اسے پُورا کرنے کی بھی توفیق عطا فرما۔ اِسی دوران میری نظر اپنے زیور پر پڑی تو معاً میرے دِل میں خیال آیا کہ جو کچھ میرے بس میں ہے وہ تو پیش کر دوں۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ

سارے کا سارا زیور

چھوٹا ہو یا بڑا، جماعت کے سامنے رکھ دیتی ہوں تاکہ اپنے خلوص کا یہ ثبوت تو پیش کروں کہ جو میرے بس میں تھا وہ میں نے کر دیا۔ صرف یہی نہیں، بلکہ (وہ لکھتی ہیں کہ) جب میں نے یہ فیصلہ کیا تو اس زیور سے مجھے ایسی نفرت ہو گئی کہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ یہ میرے دل پر بوجھ بن گیا ہے۔ اس لئے خُدا کے واسطے اس زیور کو میرے گھر سے دُور کریں۔ اور مجھے بتائیں کہ میں کس کو ادا کروں تاکہ میرے دِل پر سے یہ بوجھ اُتر جائے۔

کیسا عجیب خُدا ہے، کیسا احسان کرنے والا خُدا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی پیاری جماعت عطا کی ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے زمانوں کی یاد کو زندہ کر دیا۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میرے دل سے یہ دُعا نکلی کہ، اے اللہ! اس عورت کو زیورِ ایمان سے آراستہ فرما جیسا کہ اُس نے خود خواہش ظاہر کی ہے۔ اور سر سے پاؤں تک اس کے ظاہر و باطن کو اپنی رضا کے زیور سے مزیّن فرما دے۔

پھر میں نے سوچا دُنیا میں کتنی ہی عورتیں ہوں گی (کروڑوں ہونگی) جن کو اللہ تعالیٰ نے زیور کی زیبائش سے محروم رکھا ہے۔ اُن کے سر، اُن کے ہاتھ، اُن کے گلے اور اُن کے پاؤں خالی پڑے ہیں۔ لیکن اُن میں سے کتنی ہوں گی جنہوں نے

رضائے باری تعالےٰ کی خاطر

اپنے ہاتھوں کو، اپنے سر کو، اپنے گلے کو اور اپنے پاؤں کو زیور سے عاری کیا ہوگا۔ بہت کم ایسی مثالیں نظر آئیں گی۔ اور اگر کوئی مثالیں ہوں گی تو وہ ساری کی ساری جماعتِ احمدیہ میں ملیں گی۔ پہلے بھی جماعتِ احمدیہ کی تاریخ ایسے نظارے پیش کر چکی ہے، آج بھی پیش کر رہی ہے، اور آئندہ بھی اِنشاء اللہ تعالیٰ پیش کرتی چلی جائے گی۔ اور ہمیں یہ بھی علم ہے کہ جن خواتین کو ایسی عظیم الشان قربانیوں کی توفیق ملی ہے، اللہ تعالےٰ نے ان کو کبھی خالی نہیں چھوڑا۔ دُنیا میں کتنی ہی عورتیں ہیں (کروڑوں ہوں گی) جن کو خُدا تعالےٰ نے زیور بھی عطا کئے ہیں۔ مگر کون ہے وہ زیوروں والی جو

خُدا تعالےٰ کی نظر میں زینت

کے لحاظ سے اس عورت کا مقابلہ کر سکے جس کے ہاتھ اور پاؤں اور سر اور گردن محض خُدا کی خاطر زیور سے خالی ہُوئے ہیں۔ وہ سر سے پاؤں تک بھی ہیروں اور جواہرات سے بھر جائیں پھر بھی وہ اس عورت کی زینت کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

خدا کا ایسا احسان ہے کہ اپنے ہاتھوں کو زیور سے خالی کرتے ہوئے اس عورت کو یہ احساس تک نہیں ہُوا کہ میں اب قابلِ رحم ہو گئی ہوں۔ میں محروم ہو رہی ہُوں۔ بلکہ معاً خدا تعالےٰ نے اس کے دِل کو ایک ایسے جذبے سے بھر دیا کہ وہ زیور سے نفرت کرنے لگی۔ اور ایسی شدید نفرت کا اظہار ہے کہ گویا گھر میں زہر پڑا ہُوا ہے۔ اسے دُور کریں، ورنہ مجھے چین نصیب نہیں ہوگا۔ یہ محض اور محض خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔

پس جو خُدا فکریں پیدا کرتا ہے یا فکر والے حسّاس دِل عطا کرتا ہے وہی فِکروں کو دُور کرنے کے سامان بھی مہیا کر دیتا ہے۔ اِس

ساری جدّوجہد کا ماحصل

کیا ہے؟

وہ یہ ہے کہ احمدی پہلے سے بھی بڑھ کر اپنے ربّ کے قریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ فکریں اور فکروں کو دُور کرنے کا نظام تو محض بہانہ ہو گیا۔ فی الحقیقت ان کی کوئی بھی حیثیت نہ رہی۔ کام سارے خُدا ہی نے کرنے ہیں۔ اور کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اِس جدّوجہد کے دَوران ہمارا ماحصل کیا ہے؟ وہ ہے اپنے ربّ کی رضا۔ ہم دن بدن پہلے سے زیادہ اپنے پیارے محبُوب، اپنے خالق و مالک کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ پس کیسا عظیم الشان سَودا ہے جو ہم نے اپنے ربّ سے کیا ہے۔ ہمارا کچھ بھی خرچ نہیں ہوتا۔ اور ہر دفعہ ہم پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی دولت سے مالا مال ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

اسی سوچ میں محو ہوتے ہوئے میرا خیال پھر جلسہ سالانہ کی طرف لَوٹا جو اس سال کا جلسہ ہے اور مجھے یقین ہو گیا کہ اگر ہم دُعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ساری مُشکلات دُور فرما دے گا۔ سارے خدشات ٹال دے گا۔ اور اس جلسے کو اپنے فضل کے ساتھ ہر لحاظ سے ایک نہایت کامیاب جلسہ ثابت فرمائے گا۔ لیکن جہاں تک

جلسے کی حقیقی کامیابی

کا تعلق ہے، جیساکہ میں نے پہلے بھی توجہ دِلائی تھی، اس کے لئے ہمیں عبادت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ اگر ہم عبادت کا حق ادا نہیں کریں گے تو حقیقی کامیابی حاصل نہیں ہو گی۔ جلسہ کی ظاہری رَونق اور ظاہری بہار اور ظاہری کامیابی تو کچھ بھی معنے نہیں رکھتی۔ عبادت نقطۂ عروج ہے مومن کے مقاصد کا۔ اگر عبادت کا حق ادا نہ کیا گیا تو یہ جلسہ اپنی تمام شان وشوکت کے باوجود ویران ہوگا۔

اس لئے میں ایک دفعہ پھر جماعت کو اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ گھروں میں خاص طور پر اس بات کا چرچا ہونا چاہیئے اور ابھی سے یہ عزائم ہونے چاہئیں کہ ہم اِنشاء اللہ تعالےٰ نمازوں کے اوقات میں گھروں کو خالی کریں گے اور مساجد کو بھرا کریں گے۔ اس سلسلے میں انتظامیہ بھی مدد کر سکتی ہے۔ ہر محلّے کی انتظامیہ اپنے محلّے کے ہر گھر کو ایسا چارٹ مُہیا کرے جس کو گھر والے دیوار پر آویزاں کر سکیں اور اس چارٹ پر اُن کی قریبی مسجد کے اوقاتِ صلوٰۃ لکھے ہوں تاکہ ہر وقت اہلِ خانہ کو یاد دہانی ہوتی رہے۔ پھر یہ بھی لکھا ہو کہ آپ کی مسجد اس قدر فاصلے پر ہے۔ اگر آپ نماز سے دس پندرہ منٹ پہلے اپنے مہمانوں کو توجہ دلا دیں۔ اور کھانے کے اوقات ایسے رکھیں جو نماز کے اوقات میں مخل نہ ہوں تو یہ ایک بہت بڑی خدمت ہوگی۔ اور

بہت بڑی سعادت

ہوگی۔ اِسی طرح جلسے کے اوقات بھی لکھے جائیں۔ اور شام کے پروگرام بھی درج ہوں۔ اور توجہ دلائی جائے کہ آپ اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کا حق ادا نہیں کر سکتے جب

تک اس مقصد میں ان کے ممد و معاون نہ ہوں جس کی خاطر وہ تکلیف اُٹھا کر باہر سے تشریف لاتے ہیں۔ اور وہ مقصد جلسہ میں حاضر ہونا اور تقریروں سے استفادہ کرنا ہے۔ پس اگر آپ کے ناشتے، کھانے اور مجلسوں نے ان کو اس مقصد سے ہی محروم کر دیا تو پھر اس میزبانی کا کیا فائدہ؟ پھر تو یہ میزبانی نہیں ہو گی بلکہ ایک ظلم ہو جائے گا۔

یہ چارٹ چھپے ہوئے نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ملیں گے۔ نظارت محلّوں کو مہیا کر سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا پمفلٹ (جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے) جو نمازوں کے اوقات اور نصائح پر مشتمل ہو، شامل کر کے ہر گھر میں تقسیم کریں۔ یہ انتظام اِنشاء اللہ بہت مفید ہو گا۔

اِسی طرح جلسہ کے دِنوں میں صُبح کے وقت

نماز کے لئے جگانے کا انتظام

ہو۔ جس طرح عموماً اطفال الاحمدیّہ صُبح کے وقت صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھتے ہوئے نمازوں کے لئے جگاتے ہیں، اس وقت بھی خصوصیت کے ساتھ اطفال الاحمدیّہ کی یہ ذمّہ داری ہو کہ وہ سارے ربوہ میں دُرود کا ایک شور برپا کر دیں۔ اور تہجد کے وقت سے لے کر نمازِ فجر کے وقت تک ایک عجیب منظر ہمیں نظر آئے۔ لذّتِ نگاہ بھی پیدا کرے اور لذّتِ گوش بھی۔ کانوں کے لئے بھی لذّت کا سامان پیدا ہو اور آنکھوں کے لئے بھی لذّت کا سامان پیدا ہو کہ چھوٹے چھوٹے بچے دُرود پڑھتے ہُوئے نمازوں کے لئے جگاتے پھر رہے ہیں۔ یہ اِنتظام بھی اِنشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ثابت ہو گا۔

ضرورت صرف بار بار نصیحت کرنے کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیوں کو سُننے والے کان عطا کئے ہیں اور ایسے دِل عطا فرمائے ہیں جو بڑی جلدی پگھل جاتے اور مائل ہو جاتے ہیں۔ ذرا سی توجہ کے نتیجہ میں ہم بہت بڑے فوائد حاصل کر سکتے ہیں۔

اِس ضمن میں ایک اَور بات کی طرف بھی توجہ دلانا ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ کے لئے

مخلص اور محنتی کارکُنان

کی ضرورت ہے۔ افسر جلسہ سالانہ کو یہ شکایت ہے کہ کارکُنان کا معیار گر رہا ہے۔ جس لگن اور قُربانی اور جذبے اور رُوح کے ساتھ ایک زمانے میں احمدی بچّہ اور احمدی نوجوان کام کیا کرتا تھا، اس معیار میں کُچھ کمی آ گئی ہے۔

جب مَیں ایسی باتیں خُطبے میں بیان کرتا ہُوں تو بعض لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ آپ نے یہ کیا اندھیر کر دیا۔ آپ یہ کمزوریاں سب کے سامنے کھول کر بیان کر رہے ہیں۔ اُن کے خطوط کے باوجود مَیں یہ بیان کر رہا ہُوں اور بیان کرتا چلا جاؤں گا۔ کیونکہ اپنی ایسی کمزوریوں سے پردہ پوشی کرنا جو اصلاح طلب ہوں، یہ نیکی نہیں ہے بلکہ اپنی جان پر ظُلم ہے۔ بلاوجہ اپنی تعریف کرنا اور بلاوجہ اپنے عیوب کو چھپانا، حقیقتاً کوئی نیکی نہیں ہے۔ بلکہ

تقوےٰ کے خلاف بات

ہے۔ اس لئے جو کمزوریاں ہمارے علم میں آتی ہیں، ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن کو اپنے سامنے کھول کر رکھیں۔ محسوس کریں اور معلوم کریں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں۔ اور پھر اُن کو دُور کریں۔ یہی قولِ سدید کا طریق ہے۔ اور اس کے نتیجے میں لازماً اِصلاح ہو گی۔ قرآن کریم کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاۙ
یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ (الاحزاب: آیت ۷۱-۷۲)

اتنا قطعی، اتنا پختہ اور اتنا یقینی ہے کہ کبھی بھی اس کا وار خالی نہیں جاتا۔ پس آپ قولِ سدید اختیار کریں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ قولِ سدید کے نتیجے میں آپ کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس لئے جو کمزوریاں ہیں اُن کو تسلیم کرنا چاہیئے۔ اور ان کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اگر افسر جلسہ سالانہ نے محسوس کیا ہے تو لازماً کمزوریاں ہوں گی۔ پس مَیں تمام کارکنانِ جلسہ کو توجّہ دلاتا ہُوں کہ وہ اپنے اخلاص کے

معیار کو بلند کریں

اور بہت بلند کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے بعد افسر جلسہ کو انشاء اللہ کوئی شکایت پیدا نہیں ہو گی۔

حقیقت یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کام کرنا اور خدمت کرنا بھی بالواسطہ تبلیغ بن جاتا ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ہی ایک دفعہ ایسا وقت آیا کہ بارش ہو رہی تھی۔ اور خطرہ تھا کہ صُبح مہمانوں کو ہم روٹی مہیّا نہیں کر سکیں گے۔ ادھر نان بائی تنّور چھوڑ کر بھاگنے لگے۔ اس زمانے میں تو چھتیں بھی مہیّا نہیں ہُوا کرتی تھیں۔ بہت بُرا حال ہوتا تھا۔ تنور کچّے اور پھر دیگر وسائل کی بہت کمی ہوتی تھی۔ پیڑے والیاں تو پہلے ہی بھاگ گئی تھیں۔ اُس وقت ہمارے جتنے بھی اطفال روٹی جمع کرنے پر مقرر تھے اور دُوسرے کارکُنان، ان سب کو مَیں نے اکٹھا کیا۔ علاوہ ازیں باہر سے بھی جتنے کارکن مل سکتے تھے وہ بُلائے اس کے بعد ہم نے یوں کیا کہ پراتیں اور کُنالیاں اور جو بھی مُہیّا ہُوا، ان کو لے کر نان بائیوں کے سروں پر کھڑے ہو گئے۔ تاکہ بارش ان کو تکلیف نہ دے۔ اور بچوں نے جیسا تیسا بھی ان کو پیڑا بنانا آتا تھا، پیڑے بنائے اور

اللہ تعالیٰ کی توفیق

سے ہماری ساری رات اسی طرح گزری۔ صُبح نماز کے بعد مجھے ایک مولوی صاحب نظر آئے جو سندھ سے تعلق رکھتے تھے اور غالباً مجھے لاڑکانہ میں ملے تھے۔ بڑے شدید مخالف ہوتے تھے۔ اور جماعتِ اسلامی کے پیشرو لوگوں میں سے تھے۔ وہ دَوڑ کر مجھ سے لپٹ گئے۔ ان کے اُوپر رقّت طاری ہو گئی۔ مَیں نے کہا، مولوی صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا، مَیں ابھی نماز کے بعد بَیعت کر کے آ رہا ہُوں۔ اور اس خوشی میں گلے لگ کر مل رہا ہوں۔ مَیں نے کہا آپ کو بَیعت کرنے کا خیال کس طرح پیدا ہُوا؟ کہنے لگے مَیں رات کو جبکہ بارش ہو رہی تھی، یہ دیکھنے آیا تھا کہ اب احمدیوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ مَیں تو آپ کے نظام کو درہم برہم ہوتے دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن رات مَیں نے جو نظارہ دیکھا ہے وہ بڑا

حیرت انگیز اور ایمان افروز

ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچے، جن کے پاس بدن ڈھانکنے کو کپڑے بھی کافی نہ تھے اور افسر کیا اور ماتحت کیا، سارے کے سارے کُنالیاں اور پراتیں لے کر کھڑے ہیں۔ اور نان بائیوں کو بارش سے بچا رہے ہیں تاکہ وہ بھیگ نہ جائیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر میری کایا ایسی پلٹی کہ مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ ضرور بیعت کر دوں گا۔ کیونکہ یہ جُھوٹوں کی جماعت نہیں ہو سکتی۔ اور مَیں نے دل میں کہا مِلوں گا اُس وقت، جب بَیعت کر لوں گا۔ چنانچہ مَیں نے رات بڑی بے چینی میں گزاری ہے۔ اور اب مَیں آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہُوا ہوں۔ کیونکہ خُدا تعالیٰ نے مجھے بَیعت کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ پس

اِخلاص کے نمونے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی ضائع نہیں جاتے۔ ان کے نتیجے میں بڑی تبلیغ ہوتی ہے۔ دلائل خواہ لاکھ بھی ہوں، سچے عمل کی قوّتِ تاثیر کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اس لئے پُورے خلوص اور تقویٰ کے ساتھ آپ اپنی قربانی سلسلہ کے لئے پیش کریں اور دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مشکلات میں بھی ثابت قدم رکھے۔ کیونکہ جلسے کے پروگرام جب آگے بڑھتے ہیں تو بعض دفعہ بچّوں پر اور دُوسرے کارکُنوں پر اتنا زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے کہ یُوں لگتا ہے کہ انسانی طاقت میں ہی نہیں ہے کہ اس کو اُٹھا سکے۔ بعض دفعہ ایسا لگتا ہے کہ آدمی کام کرتے کرتے بیہوش ہو کر گر پڑے گا۔ ایسی کیفیتیں بھی آتی ہیں۔ لیکن اگر انسان دُعا کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ان سب بوجھوں کو آسان فرما دیتا ہے۔

اَب مَیں

ایک بات دُکانداروں سے

کہنی چاہتا ہوں۔ یہاں کے دُکانداروں کے لئے رزق کی کمائی کا یہ بڑا اچھا موقع ہے۔ کئی بے چارے انتظار کرتے ہوں گے کہ سارے سال کے گھاٹے جلسہ سالانہ پر

پُورے ہوجائیں۔ لیکن گھاٹے اس طرح پُورے ہونے چاہئیں کہ کوئی بڑا گھاٹا نہ کھا جائیں۔ یہ نہ ہو کہ دُنیا کا گھاٹا پُورا کرتے کرتے اپنی عاقبت کا گھاٹا مول لے لیں اور بددیانتی کا ایسا طریق اختیار کریں جس کے نتیجہ میں آپ کی عاقبت خراب ہوجائے۔ لوگ بڑے اخلاص سے باہر سے آئیں گے۔ بڑی بڑی اُمیدیں لے کر آئیں گے بعض تو اس لئے یہاں شاپنگ کرتے ہیں کہ ربوہ سے کچھ نہ کچھ لے کر جانا ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ جس جگہ سے محبّت ہو اور جس کے متعلق انسان سمجھے کہ یہ

نیکی کی آماجگاہ

ہے وہاں کی ظاہری چیزوں سے بھی اس کو پیار ہوجاتا ہے۔ لوگ مکّہ اور مدینہ جاتے ہیں یا دُوسرے مقاماتِ مقدّسہ مثلاً اجمیر شریف وغیرہ جاتے ہیں تو وہاں کی نشانیاں لے کر آتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ اُن کو کسی ایسی چیز کی ضرورت ہے جو وہیں سے ملتی ہے۔ بلکہ وہ صرف پیار کے ایک اظہار کے طور پر وہاں کی ایک نشانی لے کر آتے ہیں۔ ہمارے پاس بھی کئی احمدی جب حج کرکے آتے ہیں تو کبھی مدینہ کی جائے نماز دے دیتے ہیں، اور کبھی کوئی تسبیح دے دیتے ہیں۔ یہ چیزیں وہ صرف محبّت کے اظہار کے طور پر خریدتے ہیں کہ جس شہر میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پھرا کرتے تھے وہاں سے ہم نے کوئی چیز خریدی ہے خواہ وہ چیز جاپان میں ہی بنی ہو لیکن وہ چونکہ اس مقدس مقام سے منسوب ہوجاتی ہے اس لئے برکت پاجاتی ہے۔ اس میں ایک عظمت پیدا ہوجاتی ہے۔ وہ

پیار کا ایک اظہار

بن جاتی ہے۔

پس باہر سے آنے والے احمدیوں کی ایک بڑی تعداد، ضرورت سے بے نیاز ہوکر، یہاں صرف اس لئے شاپنگ کرتی ہے کہ جس جگہ کو خُدا نے آج تمام دنیا میں نُور پھیلانے کا مرکز بنایا ہے وہاں کی چیزیں لے کر جائیں۔ اُن میں امریکہ جیسے ترقی یافتہ ممالک سے آنے والے احمدی بھی ہوتے ہیں۔ ان کو ضرورت تو نہیں ہوتی کہ یہاں سے چیزیں خریدیں بلکہ ساری دُنیا اُن سے چیزیں خریدتی ہے۔ اس لئے جب باہر کے مہمان یہاں آکر شاپنگ کرتے ہیں تو خالصۃً نیکی کی وجہ سے اور الٰہی محبت کے اظہار کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے جب بعض دُکاندار زیادتی کرتے ہیں تو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کے ایمان کو کیسی ٹھوکر لگتی ہوگی وہ مُنہ مانگے دام دے دیتے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ایک احمدی دُکاندار جائز منافع سے زیادہ لے گا۔ یا ہمارے بھولپن سے فائدہ اُٹھا کر ہمیں کچھ زیادہ دام بتائے گا۔ لیکن جب وہ دوسری جگہ جاتے ہیں اور وہاں نسبتاً نیک دُکاندار ملتا ہے تو ان کو ٹھوکر لگتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اچھا! یہ قیمت ہے اس کی؟ ہمیں تو فلاں جگہ یہ بتائی گئی تھی۔ چنانچہ ایسے واقعات وہ پھر بتاتے بھی ہیں۔

گزشتہ کئی سالوں سے مجھے تجربہ ہوا کہ بعض باہر سے آنے والوں نے مثلاً

امریکنوں نے بتایا

کہ ہمیں یہ دیکھ کر بہت تکلیف ہوئی کہ ایک دُکاندار کے پاس گئے اور ایک چیز کی قیمت پوچھی تو اس نے کہا پچاس روپے، ہم نے اسی وقت دے دیئے۔ لیکن جب دُوسرے دکاندار کے پاس گئے تو اس نے کہا یہ تو اکیس روپے کی ہے۔ کوئی نسبت ہونی چاہیئے۔ آپس میں کوئی موازنہ تو ہو۔ اکیس ٢١ کے بائیس ٢٢ ہوجائیں یا تیئیس ٢٣ ہوجائیں یا اُنیس ١٩ ہوں۔ یہ تو سمجھ میں آنے والی بات ہے۔ لیکن پچاس کے اکیس ہوگئے ہوں یا اکیس ٢١ کے پچاس ہوجائیں یہ حساب سمجھ میں نہیں آسکتا۔ پس لازماً کسی نے بددیانتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ ان کے ایمان ان ٹھوکروں سے بالا ہیں۔ لیکن ایک نقصان لازماً پہنچتا ہے۔ اُن کی

توقعات میں ایک نئی تبدیلی

پیدا ہوتی ہے۔ پھر وہ سوچتے ہیں کہ جتنی اعلیٰ توقعات ہم نے رکھی ہوئی ہیں، یہ بہرحال وہ توقعات نہیں ہیں۔ اور اگر وہ ایمان سے منحرف نہ بھی ہوں تب بھی ان چیزوں کو دیکھ کر اُن کے اخلاص کے اندر کمی ضرور آجاتی ہے۔ اور اخلاص بڑھنے کے مواقع تو بہرحال ہاتھ سے نکل جاتے ہیں۔

پس بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ رازق ہے اس پر توکّل کریں جتنا خُدا دیتا ہے وہ قبول کریں۔ اور اگر آپ خُدا کی خاطر بددیانتی سے باز رہیں گے، منافع کو مناسب رکھیں گے اور حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں گے، بلکہ اگر کوئی شخص غلط چیز لے گیا ہے اور واپس کرنے آتا ہے تو باوجود اس کے کہ آپ کا دستور نہیں ہے، آپ واپس لینا قبول کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ آپ کے افعال میں برکت دے گا۔ اور آپ کے نقصان کو بھی فائدے میں بدل دے گا۔ توکّل کریں۔ پھر دیکھیں تو سہی اپنے خُدا کو کہ وہ کس قسم کا خُدا ہے۔ بہت بڑھا کر عطا کرتا ہے۔ کبھی تھوڑا سا آزمائش میں ڈالتا ہے تو اس آزمائش میں پُورا اترنے کی کوشش تو کریں۔

پس دُکانداروں کو بھی خصوصیت کے ساتھ اپنے

اخلاق کی اصلاح

کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ اور دیانت داری کے تقاضے پُورے کرنے چاہئیں۔ اگر وہ محض للہ ایسا کریں گے تو اُن کے رزق میں بھی برکت ہوگی۔ اُن کی اولادوں میں بھی برکت ہوگی اور اللہ تعالیٰ ان پر بڑے فضل نازل فرمائے گا۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ ہم جلسہ سالانہ کو اپنی دُعاؤں کے ساتھ اور گریہ وزاری کے ساتھ خوب سجائیں گے۔ اس کا ظاہر بھی سج جائے گا اور باطن بھی سج جائے گا۔ اِن شاءَ اللہُ تعالیٰ۔

(منقول از الفضل ربوہ مجریہ ١٤ مارچ ١٩٨٣ء)

اِسلام اور صنفِ نازک ــــــ بقیہ اداریہ صفحہ (٢)

اسی طرح عورت کو خلع کا حق عطا کیا ہے ـــــ الغرض انسانی معاشرہ میں عورت کا واجبی اور ضروری احترام قائم کرکے اس کے جائز بُنیادی حقوق کا کماحقہٗ تحفّظ کرنے میں اسلام نے جو اہم اور نمایاں کردار ادا کیا ہے اس کی مثال کہیں اور نہیں مل سکتی اور یہ ایک ایسی ناقابلِ تردید حقیقت ہے جس کا برملا اعتراف ہمیں ہی نہیں بلکہ غیروں کو بھی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ فرمائیے، مسز سروجنی نائیڈو سابق گورنر یو۔پی فرماتی ہیں:۔

"اِسلام نے عورتوں کو حقِ وراثت سے محروم نہیں کیا اور اُسے حق دیا کہ وہ اپنے شوہر سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ سب سے زیادہ پیاری چیز جو اسلام ہندوستان میں لایا وہ یہ تھی کہ "ماں کے قدموں تلے جنّت ہے"۔" (برگزیدہ رسُولؐ غیروں میں مقبول جلد چہارم صفحہ ٤٦)

اسی طرح "پاکستان بھگوت گیتا سوسائٹی" بنگال نے اپنے ایک پمفلٹ میں "امرت پتریکا" الٰہ آباد کے ناروا اداریہ کی مذمّت کرتے ہوئے اعلان کیا کہ:۔

(ترجمہ) "رسولِ پاکؐ نے صنفِ نازک کی بہبود کیلئے جو کچھ کیا اس کی تمام عالم میں مثال نہیں ملتی"۔

(رسول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ١/٥/٢)

پھر یہی نہیں کہ اسلام نے صرف مُسلمان خواتین کے حقوق و مفادات کا تحفّظ کیا ہو۔ بلکہ اس جہت سے غیر مذاہب کی عورتیں بھی اس کی ممنونِ احسان ہیں۔ چنانچہ یہ اسلام ہی کا احسانِ عظیم ہے کہ ہندوستان کے دستورِ اساسی میں "ہندو کوڈ بل" کے ذریعہ ہندو عورتوں کو بھی خلع، طلاق اور ورثہ کے حقوق عطا کئے گئے۔ طبقۂ نسواں پر اسلام کے ان عظیم احسانات کو ازراہِ تعصب عورت کے ساتھ زیادتی سے تعبیر کرنا سراسر ظُلم اور ناانصافی نہیں تو پھر کیا ہے۔۔!؟ (باقی)

خورشید احمد انور

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ
کراچی والیں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
الرؤف جیولرز
١٦۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر:- ٦٩-٩١٦٧٠)

پینتیس ۳۵ سال بعد قادیان میں

از مکرم خواجہ احمد منیر صاحب — وورزبرگ (مغربی جرمنی)

یوں تو قادیان جانے کی تڑپ میرے دل میں کافی دیر سے تھی بلکہ اس دن سے تھی جب ہم قادیان سے ہجرت کر رہے تھے۔ مگر مندرجہ ذیل دو واقعات نے میرے دل کی یہ تڑپ اور زیادہ تیز کر دی۔ اور میں نے ارادہ کر لیا کہ جس وقت بھی حالات نے اجازت دی میری سب سے پہلی یہ کوشش ہو گی کہ میں قادیان کے لئے روانہ ہو جاؤں۔

پہلا واقعہ یہ ہوا کہ جب میرا نکاح ہوا۔ تو میرے نکاح کے فارم پر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے حاضری اور دستخط کروانے باقی تھے۔ چنانچہ میں اپنے خسر محترم کیپٹن ملک خادم حسین صاحب سابق پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے ہمراہ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کی قیام گاہ پر حاضر ہوا۔ وہ بہت ہمدردی اور شفقت سے پیش آئے۔ ہم نے ان کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور دستخطوں کے لئے فارم پیش کیا۔ دستخط کرنے سے پیشتر انہوں نے پہلا سوال مجھ سے یہ کیا کہ "قادیان کب جاؤ گے"۔ میں نے عرض کیا۔ میں تو اسی وقت جانے کے لئے تیار ہوں۔ مگر میں اس وقت جا سکتا ہوں جب خدا تعالیٰ کو منظور ہو گا۔ بہت خوش ہوئے۔ اور بہت دعاؤں کے ساتھ دستخط کر دیئے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ میرے والد ماجد محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر "الفضل" وغیرہ اپنی کتاب "چھتیس سال قادیان میں" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"ابھی میری رخصت کافی تھی۔ اور بچوں کا اصرار تھا کہ میں صحت کو مضبوط بنانے کے لئے یہاں ٹھہروں۔ میرا بچہ حمید احمد بھی تجارت کے سلسلہ میں وہاں پہنچ چکا تھا۔ اور ایک حد تک گھر کی سی صورت پیدا ہو چکی تھی۔ مگر قادیان کے لئے میرا دل اُداس رہنے لگا۔ اور آخر میں وہاں سے چل پڑا۔ میری طبیعت کا یہ انداز تھا کہ میں چند دن تو قادیان سے باہر گزار سکتا۔ مگر پھر طبیعت اُداس ہو جاتی اور وہاں کیسا بھی آرام و آسائش میسر ہوتا میں جلد سے جلد قادیان پہنچنے کی کوشش کرتا۔ مگر آہ! آج فروری ۱۹۵۱ء کی ۷ تاریخ ہے جبکہ میں یہ سطور کھاریاں میں بیٹھا لکھ رہا ہوں۔ قادیان سے نکلے ۲۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۷ فروری ۱۹۵۱ء پورے تین سال۔ تین ماہ اور سولہ دن گذر چکے ہیں۔ اور اس عرصہ میں انقلاب زمانہ کے ایسے تھپیڑے کھائے ہیں۔ جو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں آئے تھے۔ صرف قادیان کی یاد میں زندگی کے دن بسر کر رہا ہوں۔ اور اتنا بھی معلوم نہیں کہ زندگی میں قادیان کو کبھی ایک نظر دیکھ سکوں گا یا نہیں۔ ؎

مایۂ جاں ہے اس کی یاد ابھی
جس سے چھوٹے ہوئے زمانہ ہوا
اس سے چھٹ کر بھی ہیں آہ چارہ رہی
جذبۂ عشق فسانہ ہوا

مجھے اپنے طور پر بھی بعض اچھے مقامات پر بطور سیر و تفریح جانے کا موقعہ ملا اس کے علاوہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رض کی خدمت گذاری کے سلسلہ میں کئی قابل دید اور قابل تعریف مقامات کو بھی دیکھنے کی صورت پیدا ہوئی۔ مثلاً دہلی۔ شملہ۔ ڈلہوزی۔ کشمیر اور لاہور وغیرہ مگر کوئی جگہ قادیان کے مقابلہ میں میرے لئے باعث کشش نہ ہوئی۔ بلکہ چند روز کے بعد اُداس ہو جاتا۔ مگر آہ آج ایک اُجڑے بکھرے گاؤں کھاریاں میں پڑا ہوں۔ اور اس کی گھٹا ٹوپ اُمڈ اُمڈ کر آتی ہیں مگر میں ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ اور دل مسوس کر رہ جاتا ہوں۔ ؎

گذری باتیں یاد جو آئیں
ہو گئیں میری آنکھیں پُرنم"

میں خدا تعالیٰ کی رحیمی اور کریمی کے قربان جاؤں کہ اس نے میری تڑپ اور دعائیں سن لیں۔ اور میرے لئے ایسے سامان پیدا فرمائے۔ کہ قادیان کی زیارت کی توفیق پا سکوں۔ چنانچہ ۵ دسمبر ۱۹۸۲ء کا دن میرے لئے اس لحاظ سے انتہائی بابرکت ہے کہ اس دن میں خدا تعالیٰ کے خاص فضل، اس کی دی ہوئی توفیق اور اپنے بزرگوں کی دعاؤں کے ساتھ قادیان کے لئے روانہ ہوا۔ قریباً ۱۰ بجے ویزہ وغیرہ سے فارغ ہو کر امرتسر جانے والی گاڑی کے پلیٹ فارم پر آ گیا تھا۔ گاڑی آنے میں ابھی دو اڑھائی گھنٹے باقی تھے۔ قادیان پہنچنے کے لئے یہ تین چار گھنٹے گزارنے میرے لئے مشکل ہو رہے تھے۔ ذرا ظاہر ہے جو شخص ۳۵ سال بعد قادیان جا رہا ہو۔ جہاں وہ پیدا ہوا ہو۔ جہاں اس نے اپنا بچپن گذارا۔ جہاں اس نے اپنی تعلیم کی ابتدا کی۔ اور جہاں کی گلی گلی کوچے کوچے سے رات دن گذرا ہو۔ ہر گھڑی میری بے چینی اور بے قراری میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اور اس بے قراری اور بے چینی کی انتہا اس وقت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ اس قادیان کو دیکھنے جا رہا ہو جہاں حضرت مسیح موعود نے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کے ذریعہ یہ رُوح پرور اعلان فرمایا۔ کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اور پھر ان مقدس مقامات کی زیارت کرنے کو بے چین تھا۔ جہاں حضرت مسیح الموعود اور حضرت خلیفہ اول رض کے مزار مبارک تھے۔ اور پھر وہ گلیاں، وہ بازار، وہ دکانیں۔ وہ عمارتیں، وہ لنگر خانہ، وہ احمدیہ سکول، وہ مسجدیں اور وہ بہشتی مقبرہ کو ایک نظر دیکھنے کی ایک تڑپ تھی۔ جدھر حضرت مسیح الموعود اپنے خداموں کے ساتھ سیر کے لئے جاتے تھے۔ جہاں آپ دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ جہاں آپ مہمانوں کی دیکھ بھال اور ان کے قیام و طعام کا انتظام اپنی خاص نگرانی میں کرتے تھے۔ اور وہ دکانیں جہاں سے آپ خرید و فروخت کرتے تھے۔ اور وہ سکول جہاں سے آپ کے الہام کے مطابق ایسے ایسے عالم۔ فاضل اور مبلغ بن کر نکلے کہ ساری دنیا میں پھیل گئے۔

آخر ۳۰-۱۲ بجے گاڑی آئی۔ اور میں خدا تعالیٰ کا نام لے کر اس میں سوار ہو گیا۔ راستے میں دو ایک جگہ رکنا ہوئی۔ واہگہ میں کھڑی ہوئی۔ جہاں سے پاکستانی پولیس کی ذمہ واری ختم ہو جاتی ہے اور ہندوستانی پولیس کی ذمہ واری شروع ہو جاتی ہے۔ جب گاڑی واہگہ سے روانہ ہوئی۔ تو ذرا آگے ایک بورڈ دیکھنے میں آیا۔ جس پر لکھا ہوا تھا۔ خبردار! ۲۰۰ گز سے آگے ہندوستان شروع ہو جاتا ہے۔ ۱۵-۱۰ منٹ بعد گاڑی اٹاری پہنچی۔ اور وہاں چیکنگ شروع ہوئی۔

ہندوستان جانے والی سواریاں چونکہ کافی زیادہ تھیں۔ اس لئے اٹاری میں چیکنگ ہوتے ہوتے شام ہو گئی۔ اور امرتسر پہنچتے پہنچتے رات ہو گئی۔ میں نے رات امرتسر میں گزاری وہاں ہوٹل میں مجھے بہت آرام میسر آیا۔ دوسری صبح ½ ۱ بجے بعد دوپہر گاڑی میں سوار ہو کر قادیان روانہ ہو گیا۔ امرتسر سے بسیں اور ٹیکسیاں بھی قادیان کے لئے جاتی ہیں۔ مگر میرا تجربہ ہے کہ گاڑی انتہائی آرام دہ اور سستی ہے۔ بٹالہ سے آگے جب گاڑی وڈالہ گرنتھیاں سے تھوڑی دور ہی آگے گئی ہو گی کہ مجھے وہ منارۃ المسیح دکھائی دیا۔ جو ممالہاسال سے اپنی اُسی شان، و شوکت اور آن بان سے قادیان کی بستی کا پتہ دے رہا تھا۔ منارۃ المسیح کو دیکھتے ہی میرے دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تین بجے کے قریب گاڑی قادیان پہنچ گئی۔ قادیان کے اسٹیشن پر کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی۔ مگر وہ پہلے والی رونق اور وہ بھیڑ، وہاں جو مسافروں کی چھوٹی موٹی فرودگاہ بنا کرتی تھی وہ غائب تھا۔ تانگے والے جو گاڑی آنے پر طرح طرح کی آوازیں لگایا کرتے تھے۔ اور جن کے سننے کا مجھے اشتیاق تھا۔ وہ نظر نہیں آئے۔ جو کچھ مجھے نظر آیا۔ وہ صرف ایک تانگے والا تھا۔ اور وہ بھی نہایت خستہ حالت میں۔ بہرحال اس کو نعمت سمجھا۔ اور ہم پانچ آدمی اس میں سوار ہو گئے۔ تانگے والا دوسری سواریاں راستے میں اُتارتا ہوا مجھے احمدیہ چوک (جو اب احمدیہ محلہ سے مشہور ہے) میں لے آیا۔ وہاں چند درویش بھائی کھڑے تھے۔ میں وہاں اُترنے لگا تو انہوں نے تانگے والے کو کہا کہ ان کو لنگر خانہ میں لے جاؤ۔ چنانچہ اس نے مجھے لنگر خانہ میں پہنچا دیا۔ اور میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

قادیان کے اسٹیشن کے سامنے تھوڑی سی جگہ چھوڑ کر باقی سب آباد ہو گئی ہے۔ جہاں مکان وغیرہ نہیں بن سکتے تھے وہاں فصلیں ہوتی ہیں۔ مکانات بھی زیادہ تر وہی ہیں۔ جو احمدی احباب نے بنائے ہوئے تھے۔ اور پھر اسٹیشن سے لے کر ریتی چھلہ تک سڑک کے دونوں طرف دکانیں بن گئی ہیں۔ اور تقریباً بازار کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ تانگہ والا جب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی اور اس کے بعد زنانہ جلسہ گاہ کے پاس پہنچا۔ تو مجھے وہ ساری جگہ جانی پہچانی محسوس ہونے لگی۔ چونکہ بادیاں کے باغ بھی بالکل صاف کر دیا گیا ہے۔ اور اس جگہ کاشتکاری کر دی گئی ہے۔ اور پھر وہاں آبادی گنجان ہونے کی وجہ سے میں بالکل نہیں پہچان سکا۔ کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔ زنانہ جلسہ گاہ سے آگے سب سے پہلے میری نظر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رض کے مکان پر پڑی۔ اُن کے دروازے پر ابھی تک اُن کا نام لکھا ہوا ہے۔ جسے دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔

احمدیہ چوک میں پہنچ کر مجھے خدا تعالیٰ کی قدرت کا نظارہ نظر آیا۔ بعینہٖ وہی پرانی سڑک وہی پرانی دکانیں۔ وہی پرانے مکان اور وہی پرانی اینٹیں جو آج سے تقریباً ۱۰۰ سال پیشتر لگائی گئی تھیں ویسے ہی موجود ہیں۔ دفتر محاسب کے ساتھ ساتھ جو رستہ مسجد اقصیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اور جو رستہ قصر خلافت کی طرف جاتا ہے۔ وہ بھی ویسے کا ویسا نظر آیا۔ جو میں نے ۳۵ سال پیشتر دیکھا تھا۔ اور جسے دیکھ کر مجھے روحانی خوشی حاصل ہوئی۔

احمدیہ چوک میں بائیں ہاتھ احمدیہ بک ڈپو تھا

جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا مطب تھا۔ وہاں سے ایک چھوٹا سا راستہ نکلتا تھا جہاں ایک بہت پرانا کنواں بھی تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ رہائشی مکانات بھی تھے۔ ذرا آگے جاکر "الفضل" اخبار کا پرانا دفتر تھا۔ اور پھر یہ راستہ بہشتی مقبرہ کی طرف چلا جاتا تھا۔ ان مکانوں کے پیچھے ایک بہت بڑی ڈھاب تھی۔ جو بھرتی ڈال کر بند کر دی گئی ہے۔ اور وہاں کافی تعداد میں مکان تعمیر ہو گئے ہیں۔ اور ایک باقاعدہ محلہ بن گیا ہے جس کا نام احمدیہ محلہ رکھا گیا ہے۔

اب بہشتی مقبرہ جانے کے لئے ایک نیا رستہ نکالا گیا ہے۔ جو مدرسہ احمدیہ اور لنگر خانہ کے درمیان سے جاتا ہے۔ یہ رستہ شارع عام ہے

جیسے کہ مجھے بتایا گیا۔ ابتداء میں تمام درویشان نے مل کر پورے مقبرہ بہشتی کے ارد گرد کچی دیوار بنائی تھی۔ کہ بیک وقت اس دیوار پر تین چار آدمی بھاگ سکتے تھے اس کے بعد پھر اب پکی دیوار بن گئی ہے بہشتی مقبرہ میں داخل ہونے کے لئے ایک بہت بڑا اور شاندار گیٹ لگایا گیا ہے۔ میں جب بہشتی مقبرہ میں داخل ہوا۔ تو مجھے اندر جنت کا نظارہ نظر آیا۔ اور میرا دل خدا تعالےٰ کی حمد سے بھر گیا۔ آج سے ۳۵ سال پیشتر بھی میں نے بہشتی مقبرہ دیکھا تھا۔ اور آج بھی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دیکھ رہا ہوں مگر آج یہ فرق ہے کہ اس وقت سوائے آموں کے درختوں کے اور کوئی خاص درخت نہیں تھا۔ لیکن اب جہاں تک میں نے دیکھا ہے بہشتی مقبرہ میں تقریباً دُنیا کے تمام پھل اور پھول دار پودے اور درخت موجود ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے درویش بھائیوں کی دن رات کی محنت۔ کوشش اور جذبۂ طاعت کا پھل ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے بہترین طریق۔ خدا تعالےٰ ہمارے ان بھائیوں کی قربانیاں قبول فرمائے۔ اور ان سب کو دینی اور دنیاوی خوشیوں سے مالا مال کرے۔ آمین۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے درویش بھائیوں کو دن رات اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور ان کی غمی اور خوشی میں برابر کے شریک ہونے کی پوری کوشش کریں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اپنے درویش بھائیوں سے بھرپور تعاون کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ قادیان دار المسیح سے جو بھی لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ خود خریدیں اور اپنے حلقۂ احباب اس کی خریداری کی تاکید کریں۔ مثلاً اصحاب احمد مکرم محترم جناب ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کئی سال سے انتہائی محنت اور ان تھک کوشش سے یہ کام کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہ جماعت پر اُن کا بہت بڑا احسان ہے۔ اور جماعت کا فرض ہے کہ وہ محترم ملک صاحب کے ساتھ ہر طرح تعاون کریں۔ خود خریدیں اور دوسرے حلقۂ احباب میں اس کی خریداری کی کوشش کریں۔ اسی طرح اخبار بدر ہے اس کی اشاعت میں بھی احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔ پھر احمدیہ بُک ڈپو قادیان میں کافی نایاب لٹریچر پڑا ہوا ہے۔ اس طرف بھی احباب جماعت کو توجہ کرنی چاہیئے۔

پھر دوسرا اور بہترین طریق یہ ہے کہ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ قادیان جاکر اپنے درویش بھائیوں کی دلجوئی کریں۔ اور اُن کے دُکھ سکھ میں شریک ہو کر خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ اور اپنے درویش بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ دُعائیں حاصل کریں۔

تقسیم سے قبل ناظر صاحب امور عامہ کا دفتر اس بلڈنگ میں تھا۔ جو پہلے ایک غیر مسلم کی ملکیت تھی۔ مگر بعد میں سلسلہ نے خرید کر اپنے دفاتر بنا لئے تھے۔ اس وقت ناظر صاحب امور عامہ کا دفتر اس عمارت میں ہے۔ جہاں دفتر محاسب ہوا کرتا تھا۔ نشر و اشاعت کا دفتر پہلے۔ الفضل کے دفتر کے ساتھ تھا۔ اب وہ بھی اسی بڑی عمارت میں ہے معتنف "اصحاب احمد" کی تصنیف کا کام بھی اسی عمارت میں بیٹھ کر کرتے ہیں۔

اسی دن مسجد مبارک میں عصر کی نماز سے پیشتر محترم و معظم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے ملاقات اور معانقہ کا شرف حاصل ہوا۔ صاحبزادہ صاحب انتہائی محبت اور شفقت سے پیش آئے۔ اور بہت دُعائیں دیں۔ اس بڑی عمارت میں جس کا میں اوپر ذکر کر آیا ہوں کے ایک کمرے میں خلفاء۔ صحابہ اور جماعت کے بلند پایہ بزرگوں کی تصویریں آویزاں ہیں۔ جہاں ہر آنے جانے والا دیکھ کر اپنے اندر حقیقی خوشی محسوس کرتا ہے۔

قادیان میں حاضری پر مجھے ایک سعادت یہ بھی حاصل ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ایک پرانے صحابی کو دیکھنے کی توفیق ملی ثم الحمد للہ۔ ان صحابی کو دیکھ کر مجھے اس لئے بھی خوشی ہوئی۔ کہ قادیان میں بھی اب تک ایک بابرکت وجود موجود ہے۔ (مضمون نگار کی مراد حضرت بھائی اللہ دین صاحب آف شاہدرہؓ سے ہے۔ جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ادارہ)

مجھے سب سے زیادہ گنجان آبادی والا علاقہ محلہ دار الرحمت نظر آیا۔ باقی محلہ جات میں بھی آبادی بڑھی ہے۔ مگر محلہ دار الرحمت میں کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑی گئی۔ اگر کسی جگہ مکان یا دُکان نہیں بن سکتی تھی۔ تو اس جگہ درخت اُگا دیئے ہیں۔ یا گوردوارہ بنا دیا گیا ہے محلہ دار الرحمت کی مسجد کو بھی گوردوارہ میں تبدیل کر کے رہائش اختیار کر لی گئی ہے۔

نصرت گرلز سکول کی عمارت بالکل ٹھیک ٹھاک ہے۔ اور ابھی تک وہی لوہے کا گیٹ لگا ہوا ہے۔ اس سکول کے آس پاس اور سامنے جو جگہ خالی تھی۔ ان میں دکانیں بن گئی ہیں۔ ساتھ والی ڈھاب بھی آدھی کے قریب بند کر دی گئی ہے۔

میں نے اپنے مکان میں داخل ہونے سے پیشتر محترم مکرم مولانا جلال الدین شمس کا مکان دیکھا۔ جو اب بہت خوبصورت بن گیا ہے۔ شیخ اللہ بخش صاحب کا مکان بھی بہترین حالت میں ہے۔ محترم مولانا ارجمند صاحب کا مکان بھی اچھی حالت میں ہے۔ ہمارا مکان بھی بہتر حالت میں ہے۔ اور قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ وہی دیواریں وہی دروازے۔ وہی روشندان۔ اندر بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ صرف سفیدی وغیرہ کرا کر صاف کیا ہوا تھا۔ وہی باورچی خانہ ہے۔ جہاں میری والدہ صاحبہ کھانا پکایا کرتی تھیں۔ مجموعی طور پر لوگ بہت محبت اور اخلاص سے پیش آتے ہیں۔ محلہ جات میں آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں۔ بلکہ بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں۔

مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارتیں ساتھ ساتھ ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں احمدی اساتذہ کے علاوہ سکھ اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں۔ بازار سے لنگر خانہ کی طرف مڑتے ہی دائیں طرف مجلس خدام الاحمدیہ کا دار المطالعہ ہے۔ عبدالرحیم صاحب درویش کی دکان اور اس مکان کو جہاں پہلے پکوڑے اور مچھلی وغیرہ فروخت ہوتی تھی ملا کر ایک بہت بڑا گیٹ لگایا گیا ہے۔ جو احتیاط کے طور پر رات کو بند کر دیا جاتا ہے۔ مگر دن کے وقت سارا دن کھلا رہتا ہے۔ پھر آگے چل کر قصر خلافت اور بڑی عمارت کو ملا کر ایک دروازہ لگا دیا گیا ہے۔ مسجد اقصےٰ کا پرانا دروازہ جو ہندو بازار کی طرف کھلتا تھا۔ وہ بالکل بند کر دیا گیا ہے۔ اب مسجد اقصےٰ میں جانے کے لئے وہ رستہ بنایا گیا ہے۔ جہاں مستورات جمعہ کی نماز پڑھا کرتی تھیں۔ منارۃ المسیح کا پرانا سنگ مرمر اُتار کر نیا سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔ اب بہت خوبصورت اور چمکدار دکھائی دیتا ہے۔

اس وقت قادیان الحکم سٹریٹ سے لے کر بہشتی مقبرہ تک دائیں بائیں کافی رقبہ ہمارے پاس ہے۔ اور اس بستی کا نام "احمدیہ محلہ" رکھا گیا ہے۔ اس بستی میں مجھے جو کچھ نظر آیا کہ ہر چھوٹا بڑا آپس میں محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے السلام علیکم کہنے میں سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ دن رات پڑھنے اور پڑھانے میں مشغول رہتے ہیں۔ اتفاق، دلجوئی اور مہمان نوازی کا عظیم جذبہ پایا جاتا ہے۔ نور ہسپتال قادیان اب "الفضل" کے دفتر میں منتقل ہو گیا ہے۔ اور اس کا نام اب احمدیہ شفاخانہ رکھا گیا ہے مجھے بھی احمدیہ شفاخانہ سے علاج کرانے کا شرف حاصل ہوا۔ احمدیہ چوک میں دکانیں اور مکانات اپنی اصلی حالت میں ہیں جنہیں دیکھ کر مجھے انتہائی خوشی حاصل ہوئی جبکہ احمدیہ چوک کی سڑکیں اور نالیاں جو مسجد اقصےٰ تک جاتی ہیں اپنی اصلی حالت میں ہیں۔ جو مجھے بہت پیاری معلوم ہوئیں۔ محلہ جات میں مکانات کی حالت بھی بہت اچھی ہے۔ بلکہ بعض مکانات کو کوٹھیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اور بعض کو عبادت گاہوں میں۔ مثلاً مجھے حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کی کوٹھی دیکھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ محترم چوہدری صاحب کی صاحبزادی محترمہ امتہ الشافی صاحبہ جو کراچی میں سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ہیں نے مجھے تاکید کی تھی۔ کہ میں اُن کی کوٹھی بھی دیکھ کر آؤں چنانچہ میں اُن کی کوٹھی گیا۔ وہاں کوئی بہت بڑا زمیندار رہتا ہے۔ اور انہوں نے بڑے کمرہ کو عبادت گاہ بنایا ہوا ہے۔

مجھے کافی تعداد میں مکانوں کے اندر جانے کا اتفاق ہوا۔ اور میں نے ہر مکان کو اندر سے صاف ستھرا پایا۔ قادیان کے چاروں طرف سڑکوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ قادیان سے بٹالہ۔ دھاریوال۔ پھیرو چیچی۔ رجادہ۔ بھینی۔ ستھیالی اور ہرسیاں کے لئے پکی سڑکیں بنا دی گئی ہیں۔ جن سے آمد و رفت میں بہت آسانی ہو گئی ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کی عمارت بھی ویسے ہی اپنی پرانی شان قائم رکھے ہوئے ہے۔ اور بہت صاف ستھری دکھائی دیتی ہے پھل اور پھول دار درخت اور پھولوں کی کیاریاں ویسے کی ویسے موجود ہیں۔ جیسے ۳۵ سال پیشتر تھیں۔ کوئی معمولی تبدیلی بھی نہیں ہوئی۔ صرف بڑ کا وہ پرانا درخت جو مسجد نور کے ساتھ تھا کاٹ دیا گیا ہے۔ مسجد نور گودام کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ کالج اور سکول کے ساتھ جس قدر کھیلوں کی گراؤنڈیں تھیں۔ وہ بھی ویسے ہی موجود ہیں۔

قادیان میں اس وقت پرانے درویشوں میں جن کو میں اپنے بچپن کے زمانہ سے جانتا ہوں اُن میں عبدالواحد صاحب پان فروش جو اب پرچون کی دکان کرتے ہیں۔ اور دوسرے مکرم عبدالعظیم صاحب ہیں۔ جو اب احمدیہ بُک ڈپو قادیان کے مالک ہیں۔ مجھے ان دونوں اصحاب سے مل کر اس لئے بھی خوشی ہوئی۔ کہ یہ میرے والد محترم کو اچھی طرح جانتے اور اُن سے دوستانہ مراسم رکھتے تھے۔

اسٹار ہوزری والا علاقہ اور ٹھاکر دیوں والا علاقہ جو ہندوؤں کے بازار کے پاس تھا۔ ان سب کو ہٹا کر اور ڈھاب میں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

قسط سوئم (آخری)

مسئلہ ختم نبوّت اور جماعت احمدیہ

تقریر مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

آیت خاتم النبیین کی تشریح

سامعین کرام!! آئیے اب آخر میں اُس آیت پر ایک نظر ڈالیں جو ہمارے درمیان اور مخالفین کے درمیان زیرِ بحث اور فیصلہ کُن ہے اور دراصل یہی وہ آیت ہے جس کی غلط تشریح کی بناء پر ہمارے مخالفین نبوّت کے دروازہ کو بند قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ آیت نبوّت کا دروازہ بند کرنے کی بجائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند مقام پیش کر رہی ہے جسے گویا نبی تراش کہنا چاہئیے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

(احزاب)

یعنی اے لوگو! محمدؐ تم میں سے کسی مرد (یعنی نرینہ اولاد) کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسُول ہیں اور خاتم النبیین ہیں ۔

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں ہی تشریف رکھتے تھے کہ قضاء الٰہی سے آپؐ کی ساری اولاد نرینہ فوت ہو گئی مگر آپؐ کے تمام بڑے بڑے دشمنوں کی نرینہ اولاد موجود تھی یعنی آپؐ کے بڑے دشمن عتبہ اور ولید تھے ۔ ولید کا بیٹا خالد ابو جہل کا بیٹا عکرمہ ابو سفیان کا بیٹا معاویہ عاصی کا بیٹا عمرو بن عاص چنانچہ ایک دن عاص بن وائل نے کہا دَعُوْهُ اِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ اَبْتَرُ لَا عَقِبَ لَهٗ لَوْ هَلَكَ انْقَطَعَ ذِكْرُهٗ وَاسْتَرَحْتُمْ مِنْهُ (البحر المحیط) یعنی محمد (رسُولؐ) کو چھوڑ دو یہ تو ایک ایسا شخص ہے جس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی پیچھے رہنے والا ہے جو اس کی تعلیم کو اس کی وفات کے بعد قائم رکھ سکے اگر یہ وفات پا گیا تو اس کا ذکر خود بخود منقطع ہو جائے گا اور تم اس کے دھڑکوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہو جاؤ گے اس پر اللہ تعالےٰ نے سورہ کوثر نازل فرمائی اور بتایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی تیرا دشمن جو تجھے ابتر کہتا ہے وہ خود ابتر اور بے ثمر رہے گا ۔

اس کے بعد جب مدینہ کی ہجرت ہو چکی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائی حکم کے ماتحت اعلان فرمایا زید بن حارثہ اب اسلامی احکام کے تحت میرا منہ بولا بیٹا نہیں رہا! اس اعلان سے بد بخت کفار نے سابقہ طعن کو دہرایا کہ لڑکے تو پہلے ہی مر چکے تھے اب متبنّیٰ کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا ۔ فانّش بہ ہن ۔ ابتریت مکمل ہو گئی اس پر خاتم النبیین والی آیت نازل ہوئی اور اس کے ذریعہ اعلان کیا گیا کہ بے شک خدائی مصلحت کے ماتحت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرینہ اولاد کوئی نہیں لیکن وہ خدا کا رسُول ہے اور اس لحاظ سے وہ کثیر التعداد رُوحانی اولاد کا باپ ہے بلکہ عام رسُولوں سے بڑھ کر وہ خاتم النبیین بھی ہے اور اس کے پیروں کے نیچے نبی اور رسُول پرورش پانے والے ہیں ۔

یہ وہ پس منظر ہے جس میں آیت خاتم النبیین کا نزول ہُوا اور اس سے ظاہر ہے کہ آیت میں خاتم النبیین کا لفظ گویا اس بلند آیت کی چوٹیوں میں سے بلند ترین چوٹی ہے مگر افسوس کہ اسی لفظ کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع شان کے اظہار کے لئے استعمال کیا گیا ہے خدائی نعمتوں کا دروازہ بند کرنے والا قرار دیا جاتا ہے اور اس سے یہ غلط استدلال کیا جاتا ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد نبوّت کی نہر ہمیشہ کے لئے خشک ہو گئی ہے اور آپؐ کے بعد کوئی شخص خواہ وہ آپؐ کا شاگرد اور متبع اور خادم ہی ہو نبی نہیں بن سکتا ۔ اس آیت کی کنجی دو لفظ ہیں ان میں سے ایک لٰکن کا لفظ اور دوسرا خاتَم کا لفظ اور ان دو لفظوں کو سمجھے بغیر آیت کے اصل معنی سمجھ میں نہیں آ سکتے لٰکن کا لفظ عربی قواعد کے مطابق وہاں استعمال کیا جاتا ہے جہاں کسی جملہ یا فقرہ کے بعد اس کے بالمقابل مفہوم بیان کرنا مقصود ہو یا جہاں پہلے جملہ میں کوئی شبہ پیدا ہوتا ہو اور لٰکن کے ذریعہ دوسرا جملہ بیان کر کے اس شبہ کا ازالہ کیا جائے مثلاً اردو میں کہا جائے کہ زید بدن کا کمزور تو ہے لیکن بہادر ہے اب اس جملہ میں بدن کے کمزور ہونے کے مقابل پر لیکن کا لفظ استعمال کر کے بہادر کا لفظ رکھا گیا ہے اس طرح جو شبہ بدن کے کمزور ہونے کے تصور سے پیدا ہو سکتا ہے کہ شاید زید بہادر نہ ہو اسے لیکن کے لفظ کے بعد بہادر کا لفظ استعمال کر کے دُور کیا گیا ہے ۔ اس قسم کے استعمال کو عربی محاورہ میں استدراک کہتے ہیں اور لٰکن کا لفظ استدراک کے لئے آتا ہے ۔

اب اگر خاتم النبیین کے معنے نبیوں کو ختم کرنے والا کئے جائیں جیسا کہ ہمارے مخالفین کرتے ہیں تو پھر اس آیت میں لٰکن کا لفظ بالکل بے معنیٰ ہو جاتا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ ایک مہمل کلام بن جاتی ہے کیونکہ اس صُورت میں آیت کے معنیٰ یہ بنتے ہیں کہ محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ تو نہیں لیکن وہ نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں ۔ اب غور فرمائیے کہ خدائے حکیم و علیم تو الگ رہا کیا کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی اس قسم کا مہمل کلام کر سکتا ہے ۔ جس میں لیکن کے لفظ سے پہلے کا جملہ اور لیکن کے بعد کا جملہ ایک ہی مفہوم کے حامل ہوں اور سابقہ شبہ کو دُور کرنے کی بجائے اُسے اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا جائے کیا قرآن مجید جیسی فصیح و بلیغ کتاب اس قسم کے مہمل جُملہ کی حامل ہو سکتی ہے ۔ کیا لٰکن کا لفظ ان معنوں کو برداشت کرتا ہے جو ہمارے مخالف بیان کرتے ہیں اس کے مقابل پر جو معنے اس آیت کے جماعتِ احمدیہ کرتی ہے اس میں لٰکن کا لفظ پوری طرح مطابقت رکھتا ہے اور کوئی پیچیدگی نہیں رہتی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ مومنوں کے رُوحانی باپ ہیں بلکہ نبیوں کے رُوحانی باپ ہیں ۔

اس آیت میں دُوسرا خاص لفظ خاتَم کا ہے ۔ یہ لفظ عام قرأت میں تے کی زبر سے درج ہے اور پڑھا جاتا ہے ہر قرآنی نسخہ خواہ احمدیوں کے پاس ہو یا غیر احمدیوں کے اس لفظ کو تے کی زبر سے ہی ظاہر کرتا ہے مگر یہ درست ہے کہ ایک شاذ قرأت میں تے کی زیر بھی آئی ہے لیکن خواہ کوئی سی صُورت لے لی جائے اس آیت سے نبوّت کا بند ہو جانا بہر حال کسی طرح ثابت نہیں ہوتا ۔ لُغت کی کتابوں میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے تے کی زبر سے خاتَم کے معنے مُہر کے ہوتے ہیں ۔ چنانچہ لُغت کی مشہور کتاب مفرداتِ راغب میں ہے

اَلْخَتْمُ وَالطَّبْعُ يُقَالُ عَلٰى وَجْهَيْنِ مَصْدَرُ خَتَمْتُ وَطَبَعْتُ وَهُوَ تَاْثِيْرُ الشَّيْئِ كَنَقْشِ الْخَاتَمِ

ختم اور طبع کی دو صورتیں ہیں ۔ پہلی صورت یہ ہے (جو حقیقی معنوں کی صورت) کہ ان دونوں لفظوں کے معنے ہیں تاثیر الشیئی (دوسری شئی میں اپنے اثرات پیدا کرنا) جیسا کہ خاتم مہر کا نقش دُوسری شئی پر اپنے نقش اور اثرات پیدا کرتا ہے ۔ اسی طرح تاج العروس میں لکھا ہے اَلْخَاتَمُ مَا يُوْضَعُ عَلَى الطِّيْنَةِ یعنی خاتم کے معنے اس مہر کے ہوتے ہیں جو لاکھ یا مٹی یا کاغذ پر لگائی جاتی ہے جیسا کہ مثلاً حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کو تبلیغی خطوط بھجواتے ہوئے اُن خطوط پر اپنی مہر ثبت کی تھی اس لحاظ سے آیت کے یہ معنی ہوئے

”محمد تم میں سے کسی مرد کے جسمانی باپ تو نہیں لیکن وہ رسُول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے رُوحانی باپ ہیں بلکہ وہ نبیوں کی بھی مُہر ہیں ۔ اور آئندہ وہی شخص سچا نبی سمجھا جا سکتا ہے جسے آپؐ کی مُہر اور تصدیق حاصل ہو“ ۔

یہ معنے کتنے صاف اور کتنے واضح ہیں ان معنوں کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی بلند شان ثابت ہوتی ہے کہ آپؐ صرف عام رسُول ہی نہیں بلکہ آپؐ کی مہر نبی تراش ہے اور آپؐ کی کامل پیروی اور رُوحانی توجہ سے ایک شخص نبوّت کے مقام تک پہنچ سکتا ہے اور اس طرح آپؐ گویا نبیوں کے بھی رُوحانی باپ ہیں اس آیت میں ایک طرف آپؐ کی جسمانی اولاد کی نفی کی گئی ہے تو دُوسری طرف لٰکن کا لفظ استعمال کر کے آپؐ کی رُوحانی اولاد کا اثبات کر دیا گیا ہے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپؐ کے ہاتھ میں نبی گری کی مُہر دے کر آپؐ کو نبیوں کا بھی رُوحانی باپ قرار دے دیا گیا ہے اس کے علاوہ لسان العرب جو لُغت کی مشہور کتاب ہے اس میں خاتم کے معنے انگوٹھی کے بھی لکھے ہوئے ہیں اور چونکہ انگوٹھی زینت کا موجب ہوتی ہے اس لئے اس لحاظ سے خاتم النبیین کے معنے ایسے وجود کے ہوں گے جو گویا جملہ انبیاء کے لئے موجب زینت ہے اور یہ معنے بھی اپنی جگہ لطیف ہیں ۔۔ الغرض خاتم النبیین کی آیت نے جو ہمارے مخالفین کے نظریہ کی بنیاد ہے جماعتِ احمدیہ کے معنوں اور مفہوم کی ہی تائید و تصدیق کی ۔ اس آیت سے بھی نبوّت کا دروازہ بند ہو جانے کی بجائے یہی ثابت ہُوا کہ ہمارے آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بلند مقام ہے کہ آپؐ ...

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

مجالس سوال وجواب میں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر معارف ارشادات

(کیسٹ کی شکل میں)

ماہ جنوری ۱۹۸۳ء میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لاہور میں قیام کے دوران مقامی جماعت کی طرف سے متعدد مجالس سوال وجواب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جن میں مختلف مکاتب فکر اور شعبہ ہائے عمل سے تعلق رکھنے والے با اثر، سنجیدہ اور تعلیمیافتہ غیر از جماعت احباب بھی نہایت درجہ ذوق وشوق سے شریک ہوتے رہے ان سراسر دینی اور علمی مجالس میں پیش کئے گئے سوالات کے حضور پُر نور کی جانب سے انتہائی دلچسپ پیرائے میں جو مفصل اور مدلل جوابات دیئے گئے انہیں کیسٹوں کی شکل میں محفوظ کیا گیا ہے۔ تبلیغی وتربیتی اغراض سے ان کیسٹوں کا ہر جماعت میں موجود رہنا اور وقتاً فوقتاً ان سے استفادہ کیا جانا بے حد ضروری ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے ۲۱ کیسٹوں پر مشتمل اس سیٹ کی ماسٹر کاپیاں مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب "طاہر ویڈیو" قادیان اور مکرم سلیم احمد صاحب ناصر "ناصر ریڈیو" قادیان کو مہیا کی گئی ہیں تاکہ وہ ان کی مدد سے مزید سیٹ تیار کر کے مناسب اور واجبی نرخ پر فروخت کر سکیں۔ خواہشمند احباب اور جماعتیں براہ راست ان ہر دو احمدی کاندانوں سے رابطہ قائم کر کے سودا طے کر لیں۔ انتخاب میں سہولت کے پیش نظر ہر کیسٹ میں بیان شدہ مضامین کا خلاصہ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔

مرزا وسیم احمد
ناظر اعلیٰ قادیان

ٹیپ نمبر (۱): یورپ میں اسلام پر ہونے والے سوالات

اسلامی تصورات سے متعلق اہل مغرب کا طرز عمل۔ نظریہ حیات بعد الموت اور اہل مغرب۔ اسلام پر مغرب کے اعتراضات کا رنگ۔ دنیا میں اسلامی تعلیمات کا عملی نمونہ۔ عالم اسلام اور مسئلہ فلسطین۔ سپین کی پریس کانفرنس میں تقاریر کا خلاصہ۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ۔ اہل مغرب کا مذہب کی طرف میلان۔ تبریسیح کے بارے میں اہل مغرب کا ردّ عمل۔ اہل مغرب کی طرف سے مسیح کے رفع الی السماء کی توجیہہ۔

ٹیپ نمبر (۲): مسئلہ وفات مسیح بہشتی مقبرہ کی وجہ

تسمیہ۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی مروّجہ دنیاوی تعلیم۔ احمدیوں کا اسرائیل میں مشن۔ منکرین حضرت مسیح موعودؑ سے متعلق جماعت احمدیہ کا ردّ عمل۔ حدیث لا نبی بعدی کی تشریح۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباہلہ اور پیشگوئی محمدی بیگم کی وضاحت ممات کی حقیقت۔

ٹیپ نمبر (۳): کیا ہر نیا نبی پہلی شریعت کو

منسوخ کرتا ہے۔ کیا ہر نبی کا کلمہ ہوتا ہے نبی اُمّی ہوتے ہوئے بھی مسب۔ زبانیں جانتا ہے۔ متبعین انبیاء کے اظہار ایمان کا طریق۔ مسئلہ ارتقاء اور قرآن مجید حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام۔ حضرت مسیح موعودؑ کا انکار۔ مدعی نبوت کو پرکھنے کا معیار۔

ٹیپ نمبر (۴): بل رفعہ اللہ الیہ

کی تشریح۔ اذان کے دوران باتوں کا جواز۔ پاکستان اسمبلی کا جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دینا۔

ٹیپ نمبر (۵): یاجوج ماجوج کی حقیقت۔

قرآنی محاورہ میں جبال (پہاڑ) سے مراد دجّالی فتنہ اور عیسائیت۔ کلمات اذان کا بالجہر درود۔ کیا خلافت وراثت میں مل سکتی ہے۔ منکر حضرت مسیح موعودؑ کی حیثیت رضی اللہ عنہ کی اصطلاح اور اس کا اطلاق۔ نظم از کلام محمودؓ۔

ٹیپ نمبر (۶): استقبالیہ تقریب ہلٹن ہوٹل

لاہور۔

ٹیپ نمبر (۷): سپینی احمدیوں کی تعداد۔

پاکستان اسمبلی اور جنوبی افریقہ کی عدالت کے فیصلہ پر جماعت احمدیہ کا ردّ عمل۔ یورپ میں جماعت احمدیہ کا طریق تبلیغ۔ سفر یورپ کے دوران تائید الٰہی کے نظارے۔

ٹیپ نمبر (۸):

اُمراء اضلاع پنجاب سے استقبالیہ خطاب۔

ٹیپ نمبر ۹ (برائے مستورات)

استقبالیہ بجانب لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (ربوہ ۸۲ء)

لونڈیوں اور غلاموں سے متعلق اسلامی تعلیم "یا رسول اللہ" درست ہے یا "یا رسول اللہ" جہیز کی رسم۔ شادی بیاہ میں ذات پات کی تمیز۔ زندوں کی سیرت لکھنے کا جواز۔ مولود شریف میں شرکت۔ ربوہ میں جنت اور دوزخ۔ عورت کا مردوں سے دینی خطاب۔ محفل قرآن میں شرکت وفات یافتگان کی طرف سے صدقہ۔

ٹیپ نمبر (۱۰) (برائے مستورات)

سانپ کاٹنے کا دم۔ الہام "اے مرزا ہم نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے" کی وضاحت اجلاسات میں حاضر نہ ہونے والی ممبرات سے متعلق رہنمائی۔ قرآن مجید میں امام مہدی کا اور اس کے والدین کا نام۔ حج میں چہرہ کا پردہ کیوں نہیں؟ سوال نمبر ۲ سے متعلق اصل الہامات۔ شرعی داڑھی۔ جادو ٹونے کرنے والوں کا دعویٰ۔ شرح چندہ میں تبدیلی قرآن شریف پڑھ کر مرحومین کو بخشنا۔

ٹیپ نمبر (۱۱) (برائے مستورات)

بچوں کو پڑھانے پر کوئی تحفہ قبول کرنا۔ جنت۔ دوزخ کی حقیقت۔ غیر احمدیوں کی نماز۔ خدا کے نام پر نیاز دینا۔ بہشتی مقبرہ کی وجہ تسمیہ۔ عذاب قبر کی حقیقت۔ غیر احمدی کے لئے دعائے مغفرت اور اس کی نماز جنازہ۔ رشتہ کی خاطر احمدی ہونے والے کا معاملہ۔ وفات یافتگان کے لئے قرآن خوانی مرتد اور ظالم خاوند کی اصلاح کا طریق۔ شب معراج اور ختم قرآن کے کھانے میں شمولیت۔ ختم وغیرہ رسوم کا احادیث سے ردّ۔ میلاد پر قرآن خوانی میں شمولیت۔ غیر احمدیوں سے تعزیت۔ فرشتوں کا ظاہری آنکھوں سے نظر آنا۔

ٹیپ نمبر (۱۲) (برائے مستورات)

احمدی طالبات کو اسلامیات کا مشغول دینے سے انکار۔ چودھویں صدی میں ظہور امام مہدی از روئے قرآن وحدیث۔ جنوبی افریقہ میں دائر کردہ مقدمہ کی وضاحت ناسخ ومنسوخ کی حقیقت۔ کلاس میں اختلافی مسائل اٹھنے پر کیا طریق اپنایا جائے۔ مردوں کا وُعا کرنا۔ تصویر کشی اور اسلام۔ گنتے اور کھڑے ہے سے متعلق حضرت کی تشریح۔ احمدیت سے منحرف ہونے والے کی دوبارہ بیعت۔ کیا آئندہ بھی نبی آئے گا۔ عورتوں کا بال کٹوانا۔ اُمّی کا نبی ہونا مسیح کے نئے رفع کا نمایاں ذکر عقیدہ حیات مسیح۔

ٹیپ نمبر (۱۳) (برائے مستورات)

مسلمان ممالک میں صفائی سے عدم توجہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود۔ احمدی طالبات سے غیر منصفانہ سلوک۔ مخلوط درسگاہوں میں پردہ۔ امام مہدی کے ہاتھوں سے دودھ نکلنا۔ احمدیوں کو حج سے روکا جانا مسلمانوں کے تنزل کی وجہ پردہ۔

ٹیپ نمبر ۱۴: ابلیس کا حکم الٰہی ماننے سے

انکار۔ موسوی اور محمدی سلسلوں میں مماثلت حدیث یدفن معی فی قبری کی تشریح۔ بعض مجددین کے نام مسئلہ تقدیر ڈارون کا نظریہ ارتقاء اور قرآن کریم۔ پندرھویں صدی کا مجدد۔ لفظ خاتم کی تشریح۔

ٹیپ نمبر ۱۵: حضرت مرزا صاحب کا سادات سے

تعلق۔ کیا آئندہ بھی نبی آ سکتا ہے۔ ہر نبی کا اپنے سے پہلے نبی کی تصدیق اور بعد والے کے لئے پیشگوئی کرنا۔ احادیث میں مسیح کے لئے لفظ نبی کا استعمال۔ نزول اور رفع سے مراد۔ حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایک معجزہ۔ از روئے حساب ہستی باری تعالیٰ حضرت آدم اور حوا کی جنت۔ شہد کی مکھی کو وحی کب ہوئی۔ ایک آیت قرآنی کی تشریح

ٹیپ نمبر (۱۶): لفظ "توفی" کی تشریح۔

وفات اور نزول مسیح پر بحث۔ مسیح کی ہجرت وفات مسیح از روئے بائیبل۔ امام اور نبی کا مرتبہ۔ قرآن میں حضرت مرزا صاحب کا نام

ٹیپ نمبر (۱۷): کافر کی تشریح۔ قائد اعظم کا جنازہ

بحیثیت نبی حضرت مرزا صاحب کا لقب۔ حضرت مرزا صاحب کا مرکب نام احمدی کہلانے سے مراد۔ نبی کی وفات اور تدفین منتقلی کے لئے ہر چیز کا جواز۔ جدید سائنسی تحقیقات اور قرآن مجید گوتم کی آمد ثانی سے مراد۔ مذہب کی بجائے انسانیت۔

ٹیپ نمبر (۱۸): مختلف شبہات علیہ السلام سے

مراد۔ واقعہ صلیب کے بعد مسیح کی تعلیم۔ شرعی داڑھی کا معیار۔ مسلمانوں کے تنزل کی وجہ پردہ۔ امام مہدی کا انکار۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے دو اشعار کی وضاحت۔

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

کینیڈا میں کامیاب تبلیغی مساعی

روزنامہ الفضل مجریہ ۱۰/۲/۸۳ میں شائع شدہ مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا کی رپورٹ کے مطابق کینیڈا میں کامیاب تبلیغی مساعی جاری ہیں۔ چنانچہ مورخہ ۲۸ جنوری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اور حضور کے ارشادات سنائے گئے اور دوستوں کو اپنے اوقات وقف کرنے کی تحریک کی گئی چنانچہ سات احباب نے اس تحریک میں اپنے نام اور کوائف پیش کئے۔ یکم مارچ کو ایک انگریز خاتون جو اسلام اور احمدیت پر کافی مطالعہ کر چکی تھیں آئیں مختلف سوالات کرتی رہیں اور پھر بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں شامل ہو گئیں۔ ۶ مارچ کو ٹورانٹو میں ماہانہ میٹنگ کے دوران بھی اپنے ایام وقف کرنے کی تحریک کی جس پر نو احباب نے لبیک کہا۔ اسی روز روجرز کیبل ٹیلی ویژن کے ٹورانٹو لوکل چینل ۱۰ پر جماعت کی طرف سے اسلام پر نصف گھنٹہ کا پروگرام دکھایا گیا اس میں آنحضرت صلعم کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئی قرآن مجید کی دیگر کتب پر برتری۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور نظام خلافت کا ذکر تھا اس دوران بانی سلسلہ احمدیہ اور خلفاء کے فوٹو بھی سکرین پر دکھائے گئے یہ پروگرام انٹرویو کی صورت میں تھا اس پروگرام کے بعد ایک غیر از جماعت انگریز عورت کا فون آیا کہ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں ان کو تعلیم کے لئے کہاں بھجواؤں۔ ایک انگریز نوجوان کا فون آیا کہ وہ پروگرام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ بہت سلیقہ سے یہ پروگرام پیش کرنے پر مبارکباد دی۔ دو عیسائیوں کا فون آیا اور انہوں نے اسلام کے بارہ میں لٹریچر طلب کیا۔ چنانچہ ان کو لٹریچر بھجوایا گیا۔

آٹوا (کینیڈا) میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ

مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ آٹوا مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۷/۲/۸۳ کو آٹوا یونیورسٹی کے ہال میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ نہایت کامیاب طریق پر منعقد ہوا جس میں مانٹریال جماعت کے احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ علاوہ ازیں ٹورانٹو سے محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس۔ محترم پروفیسر عنایت اللہ صاحب منگلا اور عزیز ناصر احمد صاحب ودنی ابن مکرم داؤد احمد صاحب جہلمی تشریف لائے۔ اجلاس کی کاروائی دن کے ٹھیک دس بجے محترم مولانا منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کی زیر صدارت مکرم حامی الاسلام کی تلاوت کلام پاک اور مکرم منیر احمد صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ آٹوا نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں محترم مولانا شمس صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے جماعت احمدیہ مانٹریال اور آٹوا کے باہم اشتراک سے اجلاسات اور اجتماع منعقد کرنے کو سراہا آخر میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کر کے اجتماعی دعا کے ساتھ باقاعدہ اجلاس کا آغاز فرمایا۔ ازاں بعد مکرم محمد برکات الٰہی صاحب جنجوعہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانٹریال نے "الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام"۔ مکرم محمد عبدالرؤف صاحب نے "خلافت کی برکات" مکرم منیر احمد صاحب آٹوا نے "مصلح موعودؓ کی پیشگوئی اور اس کا حقیقی مصداق" کے عنوانات پر تقاریر کیں اس دوران مکرم اقبال احمد خان صاحب نے دُرِّ ثمین سے نظم پڑھی بعد ازاں لیفٹیننٹ کرنل ریٹائرڈ مکرم محمد سعید صاحب۔ مانٹریال نے حاضرین جلسہ کو قادیان دارالامان کے حالات سنائے اس کے بعد ایک طفل عزیز نصیر الاسلام آٹوا نے دُرِّ ثمین سے چند اشعار سنائے آخر میں محترم مولانا شمس صاحب نے اپنے خطاب میں مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی دعا کے بعد یہ پہلی نشست برخاست ہوئی جماعت احمدیہ آٹوا کی طرف سے تمام حاضرین کو نہایت سادہ اور پُر لطف کھانا پیش کیا گیا۔ نمازوں کی ادائیگی سے پیشتر محترم مولانا شمس صاحب نے دو سوالوں کے تفصیلی جواب دیئے۔

ٹھیک دو بجے دوسرے اجلاس کی کاروائی مکرم منیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم حامی الاسلام صاحب کی نظم خوانی سے شروع ہوئی اس کے بعد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آٹوا نے "جماعت احمدیہ کو پیش آنے والے پانچ امتحانات اور تائید خداوندی" مکرم صوفی عزیز احمد صاحب اوشاوہ نے "بہ یاد مصلح موعودؓ" مکرم احسن الحق صاحب اوشاوہ نے "الٰہی تحریک جس کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی مہم میں دُور رس نتائج نکلے" اور مکرم محمد احمد صاحب مانٹریال نے "حضرت مصلح موعودؓ اور علم قرآن" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ اسی دوران مکرم عبدالماجد صاحب چوہدری مانٹریال نے نظم پڑھی آخر میں محترم مولانا شمس صاحب نے مختلف تربیتی امور کی طرف ناصحانہ انداز میں توجہ دلائی۔ مکرم صوفی عزیز احمد صاحب نے حرف آخر کے طور پر جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ مجلس اختتام کو پہنچی

اکرا (غانا) ترجمن کی فاتح ٹیم کا تفریحی سفر

وکالت تبشیر ربوہ کی طرف سے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۱۴/۴/۸۳ میں شائع شدہ رپورٹ مظہر ہے کہ امسال گھانا کے سالانہ جلسہ کے موقع پر اکرا ریجن کی فٹ بال ٹیم تمام ٹیموں سے بالا رہ کر احمدیہ فٹ بال کپ کی مستحق قرار پائی کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مکرم عزیز الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ کی زیر قیادت مشہور عجوبہ گارڈن کے تفریحی سفر کا انتظام کیا گیا۔ محترم امیر صاحب گھانا نے سفر پر روانگی سے قبل اجتماعی دعا کرائی۔ پکنک پر علمی مقابلہ جات کا بھی پروگرام تھا اس موقع پر مقامی پولیس اسٹیشن کے انچارج اور ان کے نائب سے ملاقات کر کے انہیں اسلامی لٹریچر اور قرآن کریم کا تحفہ بھی دیا گیا جسے انچارج پولیس اسٹیشن نے کھڑے ہو کر انتہائی مسرت اور شکریہ کے اظہار کے ساتھ قبول کیا

پینگاڈی (کیرالہ) میں لجنات اماء اللہ کی ریجنل کانفرنس

مکرم علی کنہی صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پینگاڈی کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ بتاریخ ۱۳/۳/۸۳ بروز اتوار مدرسہ احمدیہ پینگاڈی کے ہال میں لجنات اماء اللہ کی ایک روزہ کامیاب ریجنل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پینگاڈی کے علاوہ کینانور، کالیکٹ، کوڈیا تھور، بازاگرا، کوڈالی۔ کنڈلائی۔ ٹیلی چری، موگرال اور مرکرہ کی قریباً دو صد ممبرات شریک ہوئیں کانفرنس کی کنوینر محترمہ بی لیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی تھیں دس تا بارہ بجے قبل از دوپہر کانفرنس کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی ابوالوفاء صاحب اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے مختلف تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ نماز ظہر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد ٹھیک ۱/۲ ۱ بجے کانفرنس کی دوسری نشست منعقد ہوئی جو شام ۷ بجے تک جاری رہی اس نشست میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد مستورات نے مختلف اہم عنوانات پر تقاریر کیں بفضلہ تعالیٰ مستورات کی یہ پہلی ریجنل کانفرنس ہر جہت سے کامیاب رہی الحمد للہ

جاپان مشن کے ذریعہ قبر مسیح والے اشتہار کی ایک لاکھ اشاعت

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج جاپان تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ:۔

"یورپ اور دوسرے ملکوں میں ہم ایک اشتہار شائع کرنا چاہتے ہیں جو بہت ہی مختصر ایک چھوٹے سے صفحے کا ہو تاکہ سب اسے پڑھ لیں اس کا مضمون اتنا ہی ہو کہ مسیح کی قبر سرینگر کشمیر میں ہے جو واقعات صحیحہ کی بناء پر ثابت ہو گئی ہے اس کے متعلق مزید حالات اور واقفیت اگر کوئی معلوم کرنا چاہے تو ہم سے کرے اس قسم کا اشتہار ہو جو بہت کثرت سے چھپوا کر شائع کیا جاوے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۱)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جاپان مشن کو حضور علیہ السلام کی یہ خواہش پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ ۸۰ء میں مشن ہذا کی طرف سے مندرجہ بالا عبارت کے جاپانی ترجمہ پر مشتمل ایک مختصر اشتہار ۲۰ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے ملک کے طول و عرض میں دستی اور بذریعہ ڈاک بہت کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ باوجود اس کے کہ جاپان کی غالب اکثریت بدھ مت کے ماننے والوں کی ہے اس لحاظ سے قبر مسیح کا موضوع اہل جاپان کے لئے براہ راست دلچسپی کا موضوع نہیں لیکن ایک نئے اور عظیم انکشاف کی وجہ سے اور خاص طور پر حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی مقدس خواہش کی تاثیر و برکت اور دعاؤں کے طفیل یہ اشتہار اہل جاپان کی غیر معمولی دلچسپی کا موجب بنا اور بفضلہ تعالیٰ اب تک اس اشتہار کی تعداد اشاعت ایک لاکھ تک پہنچ گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کیسٹ کی شکل میں : بقیہ صفحہ ۱

پیچہ فرقہ کو پرکھنے کا معیار ۔ خلافتِ راشدہ اور خلافتِ احمدیہ۔

ٹیپ نمبر (۱۹) حقیقتِ معراج ۔ امام مہدی کے والدین کا نام ۔ آنحضرتؐ کے ایک سے زیادہ نبی آنے کا امکان ۔ مسئلہ جہاد اور جماعتِ احمدیہ ۔ جن اور کا اطاعتِ آدم سے انکار ۔ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ کا مصداق ۔ کسوف و خسوف کی حقیقت جنّات کی حقیقت ۔ آنحضرتؐ کا اپنے آپ کو آخری اینٹ قرار دینا ۔ جماعتِ احمدیہ کے ہوتے ہوئے یہود کا ارضِ مقدس پر قابض ہونا ۔ "نبیّ اللہ" اور مسیح و مہدی سے مراد ۔

ٹیپ نمبر (۲۰) تلاوت سورہ فاتحہ و سورہ حٰم سجدہ ۔ منصب نبوت پر فائز مگر نبی کے نام سے محروم

ٹیپ نمبر (۲۱) :۔ افتتاحی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

پینتیس ۳۵ سال بعد قادیان میں : بقیہ صفحہ (۸)

بھرتی ڈال کر وہاں سڑک بنا دی گئی جس کے دونوں طرف دکانیں بن گئی ہیں اور بسوں کا اڈہ قائم ہو گیا ہے ۔ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی دکان پر اب برتنوں کی دکان ہے ۔ اس وقت قادیان میں چاول اس قدر پیدا ہوتا ہے کہ وہاں ۱۳ چاولوں کی فیکٹریاں بنائی گئی ہیں۔

میری خواہش پر محترم مکرم معظم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے میرے لئے لنگر خانہ میں انتظام کر دیا تھا۔ لنگر خانہ کے افسران و کارکنان اپنے فرائض اور مہمان نوازی کے آداب اور اپنی ذمہ داریوں کو با حسن طریق ادا کر رہے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیرا۔

قادیان سے واپسی پر میرا دل اُداس ہو گیا اس وقت میرے درویش بھائیوں اور خاص طور پر محترم مکرم و معظم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے جس شفقت و محبت اور اخلاص سے رخصت کیا وہ میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام تھا۔

قادیان میں میرے قیام کا عرصہ بہت مختصر تھا۔ مگر جس قدر بھی تھا اس کے متعلق میں کہہ سکتا ہوں کہ قادیان میں گزرا ہوا وقت میری زندگی کے بہترین لمحات تھے۔ اور میں اس اُمید پر قادیان کو الوداع کہہ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے پھر توفیق عطا فرمائے اور پھر میں ایک بار بلکہ بار بار قادیان کی زیارت کر سکوں۔ آمین یا رب العالمین

درخواست ہائے دعا

(۱) ـــ مکرم ملک محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف پٹنہ کی بیٹی صالحہ احمد صاحبہ نے اپنے مرحوم والدین کی طرف سے تعمیر مہمانخانہ میں اور اپنی طرف سے بعض مدات میں رقوم بھجواتے ہوئے دُعا کی درخواست کی ہے اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اُن کے والدین کے درجات بلند فرمائے ۔ صالحہ احمد صاحبہ کو دینی و دنیوی برکات سے نوازے اور اپنی رضا عطا فرمائے ۔

خاکسار مرزا وسیم احمد امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

(۲) ـــ ڈسٹرکٹ اسلام آباد کشمیر میں پھیلے ہوئے دیہاتی علاقہ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اس اہم مقام پر ہماری جماعت کے کسی فرد کا کوئی کاروباری ادارہ نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال ہم نے یہاں "گڈ لک الیکٹرانکس" کے نام سے ایک دکان کھولی ہے دوسری دکان "احمد الیکٹرانکس" کے نام سے جلد کھل رہی ہے ۔ ان ہر دو دکانوں پر ٹیلی ویژن ریڈیو اور اُدشا پنکھوں کی سیل اور سروس کا کام ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

تمام احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس کاروبار میں نمایاں کامیابی اور ترقی عطا کرے اور ہمیں احمدیت کا نیک نمونہ قائم کرنے کی توفیق بخشے آمین ۔ خاکساران ۔ فیاض احمد ۔ محمد اقبال ۔ نثار احمد پسران خواجہ غلام محمد صاحب ون آف کاٹھ پورہ ـــ یاری پورہ)

(۳) ـــ خاکسار کے والد چند یوم قبل اچانک سخت بیمار ہو گئے تھے ڈاکٹر T.B کا مرض خیال کر کے علاج کرتے رہے لیکن طبیعت خراب ہوتی گئی ۔ مورخہ ۲۹/۴/۸۳ کو حیدرآباد کینسر ہسپتال کے ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ لینے کے بعد کھانے والی نالی کے آخری حصہ میں کینسر کا شبہ ظاہر کیا ہے ابھی ٹیسٹ چل رہے ہیں کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے بزرگانِ سلسلہ احباب جماعت اور درویشانِ کرام کی خدمت میں والد صاحب محترم کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔ خاکسار بشارت احمد بشیر کارکن تحریک جدید

مسئلہ ختمِ نبوت اور جماعت احمدیہ : بقیہ صفحہ (۹)

کے شاگرد اور خادم بھی آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل اور آپ کی مہرِ تصدیق کے ساتھ نبوت کے کمالات حاصل کر سکتے ہیں یہ اس لئے ہے کہ آپ خدا کے فضل سے افضل ترین نبی ہیں اور افضل ترین وجود کے نزول کے بعد تمام دوسرے وجود اس کے نیچے آجاتے ہیں اور پھر یہ اس لئے ہے کہ آپ نعوذ باللہ ابتر نہیں بلکہ الکوثر کے مالک ہیں۔

اس زمانے میں بھی آپؐ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعودؑ نے یہ دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و غلامی میں مقامِ نبوت عطا ہوا ہے ۔ آپ کے مقابل پر یہ دعویٰ کیا گیا کہ یہ دعویٰ نعوذ باللہ غلط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ان دو نظریات کے مقابلہ میں اوّل الذکر کی کامیابی و کامرانی اور مؤخر الذکر دعوے اور نظریے کی ناکامی و نامرادی ہزیمت و پسپائی نے اوّل الذکر کی صداقت کو اظہر من الشمس کر دیا ۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں دشمن کا ابتر و بے ثمر رہنا اور بے نام و نشان ہو کر خس و خاشاک کی طرح مٹ جانے نے پھر ایک بار ان الفاظ کو بڑی شان سے پورا کر دیا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کہ تیرا دشمن ہی ابتر رہے گا اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی روز افزوں ترقی خدائی تائید و نصرت خاتم النبیین کی صحیح تفسیر کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

پاکستان کا ظالمانہ فیصلہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بشارت

سامعین !! پاکستان حکام اس مسئلہ ختم نبوت کو بہانہ بنا کر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

جماعت کے افراد کو کئی سالوں سے تنگ کیا جا رہا ہے مظالم ڈھائے جا رہے ہیں تبلیغ و تربیت کے راستے بند کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں ۔ قرآن مجید کے تراجم پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں اس ملک کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

" دیکھتے ہی دیکھتے اللہ کی تائید سے یہی نہیں دنیا کی بستیاں احمدی ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ ۔ احمدیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا یہاں ۔ اس کے برخلاف جو کچھ ہے وہ لوگوں کی خوابیں ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی ۔ وہی خواب پوری ہوگی جو میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب ہے ۔ ساری دنیا میں آنحضورؐ کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور دشمنِ اسلام کی ساری خوابیں ناکام ہو جائیں گی نہیں پوری ہوں گی نامراد نکلیں گی اور ایک وقت کہ اس ملک میں بھی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ وہی جھنڈا گاڑا جائے گا جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے اگر آپ دعائیں کریں گے اگر آپ حسنِ تدبیر کریں گے اگر آپ بُرائی کا بدلہ حسنِ احسان سے دیں گے اور صبر سے کام لیں گے تو یہی تقدیر ہے جو پوری ہوگی اس کے سوا کوئی تقدیر نظر نہیں آتی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے آمین"

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس زمانہ کے قریب تر آنے کی بشارت دی ہے ۔ جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزندِ جلیل کی قائم کردہ جماعت ہی اسلام کی واحد نمائندہ جماعت ہوگی ۔ حضورؑ فرماتے ہیں۔

" دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق و مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا ۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں"۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

ہفتہ اطفال

ہر سال مرکزی پروگرام کے مطابق ہفتہ اطفال کا انعقاد کیا جاتا ہے ۔ امسال اس کے لئے مئی (ہجرت) کا آخری ہفتہ (۲۵ر تا ۳۱ر مئی) مقرر کیا گیا ہے ۔ تمام مجالس اس ہفتہ کو پورے اہتمام کے ساتھ منائیں اور اطفال کے جملہ پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے اس ہفتہ میں بھرپور کوشش کریں ۔ اور پھر دفتر مرکزیہ کو اپنی مساعی جمیلہ سے مطلع کریں۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

قسط اوّل
منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء (تین سال کے لئے) دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو بہتر رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پونہ (مہاراشٹرا)

صدر جماعت و سیکرٹری مال　مکرم منیر احمد صاحب تمیر
نائب صدر و سیکرٹری تبلیغ　〃 محمد ابراہیم صاحب ایزدگی

بھولار بھٹیا (آسام)

صدر جماعت　مکرم اُمید علی سرکار صاحب
سیکرٹری مال　〃 فضل الرحمٰن صاحب
〃 تعلیم و تربیت　〃 ظل الرحمٰن صاحب
〃 تبلیغ　〃 فضل الرحمٰن صاحب

اٹارسی (ایم پی)

صدر جماعت و سیکرٹری ضیافت　مکرم عبد الباری صاحب
سیکرٹری امور عامہ　〃 اسرار حسین صاحب
〃 مال　〃 عبد الباری صاحب
〃 تبلیغ　〃 مفضل حسین صاحب

سورب (کرناٹک)

صدر جماعت　مکرم ایم عثمان صاحب
سیکرٹری مال　〃 ایم بشیر احمد صاحب

وڈمان (آندھرا)

صدر جماعت　محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
نائب صدر　〃 باشو میاں صاحب
سیکرٹری مال　〃 سید علیم الدین صاحب
〃 تبلیغ و تربیت　〃 رشید احمد صاحب بی اے
〃 تعلیم　〃 سید علیم الدین صاحب
امام الصلوٰۃ　〃 حکیم محی الدین صاحب
سیکرٹری امور عامہ　〃 محمد اسمٰعیل صاحب
〃 تحریک جدید و وقف جدید　〃 بشیر احمد صاحب
〃 صد سالہ جوبلی فنڈ　〃 سید بشیر الدین صاحب
〃 ضیافت　〃 منظور احمد صاحب

چنتہ کنٹہ (آندھرا)

صدر جماعت　مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب
نائب صدر و آڈیٹر　〃 سیٹھ محمد عبد الغنی صاحب
سیکرٹری مال　〃 مولوی محمد عبد الحی صاحب
〃 تبلیغ و تربیت و تعلیم و امام الصلوٰۃ
مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم
〃 تحریک جدید　〃 عبد الکریم صاحب
〃 وقف جدید　〃 محمد احمد صاحب بابو
〃 امور عامہ　〃 سراج احمد صاحب

سیکرٹری ضیافت　مکرم محمد محی الدین صاحب
〃 صد سالہ جوبلی فنڈ　〃 ظہور احمد صاحب
〃 موصیان　〃 محمد فخر الدین صاحب
قاضی　〃 سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب

جگناپیٹ (آندھرا)

صدر جماعت　مکرم احمد خان صاحب
سیکرٹری مال　〃 سید خلیل احمد صاحب احمدی
〃 تبلیغ　〃 عیس ایم بخاری صاحب

بھدرواہ (کشمیر)

صدر جماعت　مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب منڈاشی
نائب صدر　〃 میر عبد القیوم صاحب سیلمہ پیرانز
سیکرٹری مال　〃 ماسٹر نذیر احمد صاحب منڈاشی
〃 امور عامہ　〃 ماسٹر شریف احمد صاحب منڈاشی
〃 تبلیغ و تعلیم و تربیت　مکرم منشی عبد الغفار صاحب گنائی
〃 تحریک جدید و وقف جدید و جوبلی فنڈ
مکرم خواجہ عبد الرحمٰن صاحب
〃 ضیافت　〃 ماسٹر عبد الرزاق صاحب منڈاشی

رشی نگر (کشمیر)

صدر و امیر　مکرم ماسٹر عبد السلام صاحب نائون
سیکرٹری مال　〃 ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اثر
〃 امور عامہ　〃 محمد ایوب صاحب گنائی
〃 تبلیغ و تربیت　〃 عبد السلام صاحب میر
〃 تعلیم　〃 غلام رسول صاحب بٹ
〃 جائیداد　〃 ولی محمد صاحب میر
〃 جنرل　〃 محمد شفیع صاحب پڈر
〃 ضیافت　〃 ماسٹر محمد شریف صاحب بٹ
آڈیٹر　〃 ماسٹر عبد الرشید صاحب میر
〃 تحریک جدید و وقف جدید　مکرم ظہور حسن صاحب
〃 لوکل فنڈ　مکرم عبد العزیز صاحب میر
امام الصلوٰۃ　〃 محمد شفیع صاحب واعظ
قاضی　〃 عبد الغفار صاحب گنائی نمبردار

ہموسال (کشمیر)

صدر جماعت　مکرم عبد الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال　〃 محمد شریف صاحب
〃 تبلیغ و تربیت و تعلیم　〃 عبد الرحمٰن صاحب بٹ
〃 امور عامہ　〃 نذیر احمد صاحب

سرکی پورہ (کشمیر)

صدر جماعت　مکرم شمس الدین صاحب
نائب صدر　〃 شریف الدین صاحب
سیکرٹری مال　〃 غلام نبی صاحب ڈانی
〃 تعلیم و تربیت　〃 شمس الدین صاحب
امام الصلوٰۃ　〃 حبیب اللہ صاحب

برہ پورہ (بہار)

صدر جماعت و سیکرٹری ضیافت　مکرم سید عبد الباقی صاحب
نائب صدر　〃 سید عبد الفہیم صاحب
سیکرٹری مال　〃 اظہر خان صاحب
〃 تعلیم و تربیت امور عامہ　〃 سید فیروز الدین صاحب

سملیہ (بہار)

صدر جماعت　مکرم دربان احمد صاحب
سیکرٹری مال　〃 قمر الہدیٰ صاحب
نائب صدر و سیکرٹری امور عامہ　مکرم سفیر الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت　〃 لطیف احمد

ہسری (بہار)

صدر جماعت　مکرم حنیف انصاری صاحب
سیکرٹری مال　〃 لیاقت انصاری صاحب

موسیٰ بنی مائینز (بہار)

صدر جماعت　مکرم شیخ ابراہیم صاحب
نائب صدر　〃 منور احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ　〃 خلیل احمد صاحب
〃 تعلیم　〃 منصور احمد صاحب
〃 امور عامہ　〃 شیخ فیروز احمد صاحب
〃 مال　〃 شیخ ہمدم احمد صاحب
〃 ضیافت　〃 شیخ رمضان علی صاحب
〃 تحریک جدید　〃 شرافت احمد خان صاحب
〃 وقف جدید　〃 شکیل احمد صاحب
امین　〃 شیخ داؤد صاحب
قاضی　〃 مبارک احمد صاحب

مانیکا گوڈا (اڑیسہ)

صدر جماعت　مکرم منور علی خان صاحب
جنرل سیکرٹری و تبلیغ　〃 مرزا امجد علی بیگ صاحب
سیکرٹری مال　〃 عبد اللطیف خان صاحب
〃 تعلیم　〃 مصاحب علی خان صاحب

رمضان المبارک میں
صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعتِ مؤمنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔

قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے تاکہ وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے تاکہ اُن کے روزے مقبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے اُن سے اس نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پوری ہو جائے۔

پس ایسے احباب جماعت جو مرکز سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم "امیر جماعت احمدیہ قادیان" کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے۔

آمین ثم آمین

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی توجہ کے لئے تحریر ہے کہ آپ جب بھی حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے خط تحریر کریں براہ راست یا دفتر امارت مقامی قادیان کی معرفت اصل خط پر اپنا مکمل اور صاف پتہ ضرور تحریر کریں تاکہ ترسیلِ جواب میں دفتر متعلقہ کو دشواری نہ ہو۔ لفافہ پر پتہ لکھنا ضروری نہیں۔

مرزا وسیم احمد
ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان

جلسہ یوم خلافت

۲۷ مئی ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک کو یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ میں سلسلۂ خلافت جاری و ساری ہے خلافت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ خلافت کے ذریعہ مرکز۔ اسلام اور اللہ تعالیٰ سے مضبوطی تعلق قائم رہتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف منیف "رسالہ الوصیۃ" میں رقم فرماتے ہیں:۔

"تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"۔

لہٰذا جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ جماعتیں اپنے ہاں ۲۷ ہجرت ۱۳۶۲ ہش (مطابق ۲۷ مئی ۱۹۸۳ء) بروز جمعۃ المبارک جلسہ یوم خلافت منعقد کریں اور جلسوں میں اللہ تعالیٰ کے اس ابدی انعام اور اس کی برکات اور خلافت کی ضرورت و اہمیت پر مقررین حضرات روشنی ڈالیں اور جلسوں کی رودیداد نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان میں بھجوائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

قائدین مجالس کیلئے ضروری اعلان

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کے اس عہدہ کی میعاد اکتوبر ۸۳ء تک ہے سوائے اس کے کسی کو درمیانی عرصہ کے لئے قائمقام بنایا جائے۔ لہٰذا جملہ قائدین کرام ۳۰ ستمبر ۸۳ء تک اپنی اپنی مجلس میں قائد مجلس کا انتخاب کروا کر مکمل رپورٹ بغرض منظوری دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ارسال فرمائیں اور جب تک مرکز سے باقاعدہ منظوری نہیں مل جاتی سابقہ قائد ہی کام کرتے رہیں گے اور بعد منظوری انتخاب نئے قائدین یکم نومبر ۸۳ء سے چارج لے سکیں گے۔

انتخابات صدر صاحبان یا مرکزی نمائندگان کی زیر صدارت کرائے جائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ "تیسری آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس" مورخہ ۸، ۹ ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۶۲ ہش ۱۹۸۳ء بروز ہفتہ اتوار بمبئی میں منعقد ہوگی اس کانفرنس کے انتظامات کے لئے جماعت احمدیہ بمبئی نے مکرم سید شہاب احمد صاحب کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی احباب کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیتی ہے نیز دعا کی درخواست کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو کامیاب بنائے۔

المعلن
محمد حمید کوثر انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی (مہاراشٹر)
Ahmadiyya Muslim Mission
17, Y. M. C. A ROAD - BOMBAY - 400008.

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا پانچواں

سالانہ اجتماع

(اور) :-

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت بابت سال ستمبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۵ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے چھٹے اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے پانچویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے مطابق مرکزیہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۴، ۱۵، ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعۃ المبارک ہفتہ۔ اتوار۔ کو انشاء اللہ العزیز منعقد ہوگا۔

اسی طرح دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی درخواست پر سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب بابت سال ۱۹۸۳ء تا ۱۹۸۵ء بذریعہ شوریٰ کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ یہ انتخاب مکرم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیر نگرانی عمل میں آئے گا۔

یاد رہے کہ حسب قواعد دستور اساسی مجلس کے مجموعی تعداد اراکین کو ملحوظ رکھتے ہوئے بیس کے کسر پر ایک نمائندہ مجلس شوریٰ میں شرکت کر سکے گا۔ قائدین کرام اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں تاکہ جہاں اجتماع میں مجلس کی نمائندگی ہو وہاں شوریٰ میں شامل ہو کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی کارروائی میں شمولیت اختیار کر سکے۔ شرائط انتخاب اور سالانہ اجتماع کے جملہ پروگرام بذریعہ سرکلر الگ سے بھجوائے جا رہے ہیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

لجنات اماء اللہ بھارت کیلئے ضروری اعلان

بابت انتخاب اکتوبر ۱۹۸۳ء تا ستمبر ۱۹۸۶ء

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ ستمبر ۱۹۸۳ء کو ختم ہو رہی ہے اس لئے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال (اکتوبر ۸۳ء تا ستمبر ۸۶ء) کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائیں تا منظوری دی جائے۔

قوانین انتخاب صدر لجنات اماء اللہ بھارت:-

(۱)۔ ہر شہر اور دیہات کی صدر کا انتخاب تین سال کے بعد ہوگا (۲)۔ جو صدر دو بار لگاتار منتخب ہو جائے تیسری دفعہ سوائے مرکز کی خاص منظوری کے اس کا نام نہ پیش کیا جائے (۳)۔ کم از کم تین نام انتخاب کے لئے ضرور پیش ہونے چاہئیں۔ (۴)۔ جس صدر کا نام انتخاب کے لئے پیش کیا جائے اس کے لئے قرآن کریم باترجمہ جاننا ضروری ہے۔ اگر پورا نہیں تو کچھ حصہ ترجمہ کا آنا ضروری ہے۔ دیہات میں قرآن مجید ناظرہ جاننا ضروری ہے (۵) جس اجلاس میں انتخاب ہو رہا ہو اس کی صدارت وہ خاتون نہیں کر سکتی جس کا اپنا نام پیش کیا جا رہا ہو۔ امیر صاحب مقامی کے مشورے سے کسی قابل اعتماد خاتون کی صدارت میں انتخاب کروایا جائے (۶) انتخاب بذریعہ ... ہوگا یا اعلانیہ۔ (۷)۔ کورم پورا ہوگا اگر ایک بار اجلاس بلانے پر کورم پورا نہ ہو تو دوسری بار کورم پورا ہوگا لیکن صدر یا سیکرٹری یا جو بھی ذمہ دار ہوں اُسے ثابت کرنا ہوگا کہ اس نے اچھی طرح اطلاع کر دی ہے۔ تیسری مرتبہ جتنی ممبرات موجود ہوں گی ان کی موجودگی میں انتخاب ہو جائے گا اور انتخاب میں وہی موجود ہوں گی جو چندہ دینے والی ہوں گی۔

(۸) انتخاب کیلئے اشارۃً یا صراحتاً پروپیگنڈہ کی اجازت نہ ہوگی (۹)۔ منتخب شدہ نام مرکز میں برائے منظوری پیش کئے جائیں اور یہ نام امیر صاحب مقامی کی منظوری کے ساتھ آئیں گے کہ ان کو منتخب شدہ خاتون کی دینی اور اخلاقی حالت پر کوئی اعتراض نہیں (۱۰)۔ جس خاتون کا نام بطور صدر پیش ہو وہ پنجوقتہ نماز کی پابند ہو جماعت اور لجنہ کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راستباز۔ دیانتدار ہو نظام کی پابند اور ... (۱۱)۔ کوشش کی جائے کہ انتخاب ہر جماعت احمدیہ یا مبلغ سلسلہ کی موجودگی ... کی نائب کے ساتھ کروایا جائے (۱۲)۔ دیگر عہدیداران کے نام بھی اس صورت میں پیش ... جگہ (۱۳) وہ قرآن مجید ناظرہ جانتی ہوں ... مندرجہ بالا امور کو مدنظر رکھ کر ... ۱۹۸۱ء ... اپنا نیا انتخاب کروائے اور منظوری ہو جانے کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۸۳ء سے نئی عہدیداران کام سنبھال لیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، قادیان)

"افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ"

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CARRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں

(ملفوظات مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۲۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی اون مل

نمبر ۵-۲-۱۸ فلک نُما حیدر آباد - ۵۰۰۰۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652
:- ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار -!!

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

KF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین - فوم - چمڑے - جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین - معیاری اور پائیدار

سوٹ کیس - بریف کیس - سکول بیگ -

ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)

ہینڈ پرس - منی پرس - پاسپورٹ کور

اور بیلٹ کے

مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,

17 - A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE,

MADANPURA,

BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر:- ۴۴۳۴۱۷

حدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

" اللہ تعالیٰ بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے "۔ (ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

" ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جاوے "۔ (نسیم دعوت)

پیشکش :-

محمد امان اختر ۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملابار موٹرز

۳۲ ۔ سیکنڈ مین روڈ
سی ۔ آئی ۔ ٹی کالونی
مدراس ۔ ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مَالَا یَعْنِیْہِ ۔

ترجمہ :- آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس بات کو چھوڑ دے جو اس کے لئے غیر مفید ہے ۔

محتاج دعا :- یکے از ارکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

" فتح اور کامیابی ہمارا مقدر رہے " ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

باری پورہ (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

ABCOV LEATHER ARTS,

34/3 3RD MAIN ROAD,
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 560026.

MANUFACTURERS OF:-

AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں فون :- ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

" قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے "۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوس ۔ ہارن ہوفس وغیرہ !

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۲/۴/۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

" اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو ! "

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیپر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !